مجموعہ

گلزارِ حسنہ

حمد، نعت، نظم، غزل، اشعار، قطعات
اور ترانوں کا ایک خوب صورت انتخاب

انتخاب و ترتیب
محمد فیصل عثمانی دیوبندی

دارالمطالعہ عثمانی لائبریری دیوبند

Scanned by CamScanner

میں خود تراشتا ہوں اندھیروں سے روشنی
مانگے ہوئے اجالوں کا فنکار میں نہیں

(مجموعہ)

ABDUSSAMAD RASHIDI
(Saharanpur)

گلزارِ حسنہ

حمد، نعت، نظم، غزل، قطعات، اشعار اور ترانوں کا ایک خوبصورت انتخاب

انتخاب و ترتیب

محمد فیصل عثمانی دیوبندی
(صدر دار المطالعہ عثمانی لائبریری، دیوبند)

شائع کردہ:
مکتبہ کریمیہ دیوبند

Scanned by CamScanner

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق مرتب و ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب : .... گلزارِ حسنہ (مجموعہ کلام)
انتخاب و ترتیب : .... محمد فیصل عثمانی دیوبندی
اشاعت اول : .... اکتوبر ۲۰۰۹ء
اشاعت دوم : .... دسمبر ۲۰۱۱ء
باہتمام : .... طاہر منظر عثمانی
ضخامت : .... ۹۶ صفحات
تعداد : .... ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
کمپیوٹر کتابت : .... محمد عیاض قاسمی (الحرم کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ دیوبند)
قیمت : .... ۵۰/= روپے

ناشر

دار المطالعہ عثمانی لائبریری دیوبند
09358391907

شائع کردہ:

مکتبہ کریمیہ دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

نوٹ: ہماری کتابیں دیوبند و سہارنپور کے ہر معیاری کتبخانے پر دستیاب ہیں۔

Scanned by CamScanner

فہرست عنوانات گلزارِ حسنہ

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
اظہارِ رائے	۶	فیصلہ ہو جائے گا	۲۱
حضرت مولانا ندیم الواجدی صاحب		نعت نبیؐ	۲۲
تاثر	۸	جشن آمد رسولؐ	۲۳
مولانا سید نسیم اختر شاہ قیصر صاحب		عشق نبیؐ	۲۴
مرے قلم کا سفر رائیگاں نہ جائے گا	۹	مدینہ تجھے سلام	۲۵
محمد فیصل عثمانی دیوبندی		نبی نبی نبی نبی	۲۶
حمد باری تعالیٰ (۱)	۱۳	قرآنِ کریم	۲۷
حمد باری تعالیٰ (۲)	۱۴	حافظ قرآن ہو گیا	۳۱
اللہ اللہ بول	۱۵	عمر بھر مکان سے خوشبو نہیں گئی	۳۱
مناجات	۱۶	کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے؟	۳۲
میرے مولیٰ	۱۶	آندھی اُڑا کے لے گئی	۳۳
وتعز من تشاء وتذل من تشاء	۱۷	اگر میں جھوٹ نہ بولا	۳۳
جو نبی سے مرے آشنا ہو گیا	۱۸	ہم مردِ مجاہد ہیں	۳۳
ظرف پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹	اُجالا نہ چلا جائے	۳۴
نورِ اطاعت	۱۹	کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور..	۳۴
ذکرِ رسولؐ	۲۰	مجھے دفن کرنا تو کس گھڑی تو یہ...!	۳۵
رحمت ہے زیر سایہ دامنِ مصطفیٰ	۲۰	ماں کا احترام	۳۵
نعت پاک	۲۱	ہر انقلاب بدلتا ہے	۳۶

Scanned by CamScanner

مضامین	صفحہ نمبر
روشنی چراغ کی نیلام ہو چکی	۳۶
دعا رہتی ہے	۳۷
ہر صبح منور ہے	۳۷
مشہور ہیں دنیا میں شجاعت کیلئے	۳۸
معجزات	۳۸
اظہارِ افسوس	۳۹
اشکِ دامن	۴۱
میں پہلے بھی مسلمان تھا	۴۲
حویلی ٹوٹ جاتی ہے	۴۳
ماں	۴۴
عدالت میں گواہی کے لئے	۴۵
تمہیں خدا نے ہمارے لئے...	۴۶
امیر شہر سے...!	۴۶
یہ نئے مزاج کا شہر ہے	۴۷
ایک پتھر کو تراشا ہے	۴۸
تیرا کرم ہے	۴۸
کوٹھیاں نہیں ہوتیں	۴۹
پیسے کا زعم	۴۹
اپنے دشمن کو مہمان کیا	۵۰
حشر میں پھر ملیں گے دوستو!	۵۱
صدیوں سے...	۵۱
بھوک پیاس مٹانے کے واسطے	۵۲
تتلیاں آواز دیتی ہیں	۵۳
تیرا آنچل کا کنارا	۵۴
وطن سے چلے	۵۴
مرا شعر مکمل کر دو	۵۵
ابھی دوستوں میں حسد نہیں	۵۶
وطن کی آواز	۵۷
قلب کی آواز	۵۸
ردِ عمل	۵۸
جوتوں کا کمال	۵۸
گورے سورج	۵۸
بھروسہ	۵۹
دہشت گرد	۵۹
سیاسی لوگ	۵۹
حقیقت	۱۰
قدیم گھرانے	۱۰
خیریت	۶۰
جذبہ	۶۱
حکومت	۶۱
مرے رسول کا دامن	۶۱
القاعدہ	۶۲

Scanned by CamScanner

مضامین	صفحہ نمبر
قاتل چلا ہے	۶۲
اہل ستم	۶۲
ولیمہ ہوگیا	۶۳
قطعہ	۶۳
عظمت	۶۳
غربت چلی گئی	۶۴
دو چار برس	۶۴
جرم	۶۴
ہمارا شجرہ	۶۵
قلم رکھا	۶۵
تاج	۶۵
دعاء	۶۶
اعتراف	۶۶
کشمکش	۶۶
ظلم	۶۷
مکتب کا بچہ	۶۷
قریب دل	۶۷
تاج محل	۶۸
وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتا	۶۹
قطعہ	۶۹
تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ	۷۰

مضامین	صفحہ نمبر
دہشت گردی کا انجام	۷۲
نعرہ	۷۳
ڈینگو بخار ہے	۷۳
پسندیدہ اشعار	۷۴
گیت (عورت)	۷۸
تمہارے شہر میں	۷۹
اے مری جانِ غزل (گیت)	۸۰
ایک ولی سے پوچھا	۸۱
گجرات کا منظر	۸۲
اپنی بے چین پلکوں سے	۸۳
ترانہ ہندی	۸۴
ترانہ دارالعلوم دیوبند	۸۵
ترانہ دارالعلوم (وقف) دیوبند	۸۸
ترانہ جامعۃ الامام محمد انور شاہ دیوبند	۸۹
ترانہ مظاہر علوم سہارنپور	۹۰
ہندوستان ہوں میں	۹۲
پُرشکوہ قومی ترانہ	۹۴

ہر قسم کی علمی دینی اصلاحی اورادبی کتب
کے لئے رابطہ فرمائیں:
مکتبہ کریمیہ دیوبند
9358391907

Scanned by CamScanner

اظہارِ رائے

ادیبِ اریب حضرت مولانا ندیم الواجدی صاحب

(صدر تنظیم علمائے ہند اتر پردیش)

حدیث شریف میں ہے: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کہ تم میں سے کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں'' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کے دل میں حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جذبات ودیعت فرمائے ہیں، کسی ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کے مسلمان کا دل بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی نہیں ہے، ہر مسلمان اپنے اپنے انداز میں اس محبت کا اظہار کرتا ہے، کوئی دل سے، کوئی دل کے ساتھ زبان سے، کوئی قلم سے، کوئی لکھ کر، کوئی بول کر، کوئی سن کر محبت کے جذبات کا اظہار کرتا رہتا ہے، شعراء اسلام نے بھی ہر دور میں اور ہر زبان میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں اپنی عقیدت اور محبت کے اظہار کے لئے شاعری کو وسیلہ بنایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکمال، آپ کے علوم ومعارف، اور آپ کے حسن وجمال کو ان شعراء کرام نے اپنے اشعار میں اس انداز سے بیان کیا ہے کہ ان کے مطالعے سے دل میں موجود محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید اُجاگر اور متحرک ہوجاتی ہے، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کا سلسلہ عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں شروع ہوگیا تھا، اور آج تک جاری ہے، اور قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا، یہ بات پورے یقین

Scanned by CamScanner

اور اعتماد کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ دنیا کی کوئی زبان یا کوئی قوم اپنی کسی شخصیت کی تعریف میں اس قدر رطب اللسان نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے۔

اردو کا دامن بھی نعتیہ شاعری سے مالا مال ہے، ہر شاعر اپنی شاعری کی انجمن نعت گوئی سے سجانا قابل فخر سمجھتا ہے، شاید ہی کوئی شاعر ایسا ہو جس نے نعت نہ کہی ہو، بہت سے شعراء نے تو اپنی شاعری کی خداداد صلاحیت کو صرف شاعری تک ہی محدود رکھا ہے، پھر یہ سلسلہ نعت گوئی مسلم شعراء تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ بے شمار غیر مسلم شعراء نے بھی نعتیں کہہ کر محبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا نام لکھوانے کی کوشش کی ہے۔

میرے سامنے مختلف نعتوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا رسالہ ہے، اس میں بہت سی مشہور نعتیں بھی شامل ہیں، اور کچھ غیر معروف شعراء کی بھی ہیں، اس مجموعۂ نعت کے مرتب اور ناشر ہیں جناب محمد فیصل دیوبندی صاحب، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حسن انتخاب کا سلیقہ بھی عطا فرمایا ہے، اور حسن اشاعت کا بھی، اس معاملے میں کم از کم سرزمین دیوبند میں محمد فیصل دیوبندی کا کوئی ثانی نہیں ہے، اللہ انہیں حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے، وہ خود اپنے لئے راہیں تلاش کرکے آگے بڑھ رہے ہیں، مجھے امید ہے انشاء اللہ ان کا یہ انتخاب بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

ندیم الواجدی

مدیر ماہنامہ ترجمان دیوبند

۱۹ نومبر ۲۰۱۱ء بروز سنیچر

Scanned by CamScanner

تأثر

ادیب شہیر حضرت مولانا سید نسیم اختر شاہ قیصر صاحب

استاذ دار العلوم وقف دیوبند

محنت، لگن، شوق اور جذبہ زندگی کے سفر کا توشہ ہوں تو مشکلیں اور دشواریاں راستے کا غبار تو بن سکتی ہیں رکاوٹ نہیں اور مضبوط ارادوں کے آگے ان ترشوں کی حیثیت قدموں کی دھول سے زیادہ نہیں رہتی، برادرم محمد فیصل عثمانی نے اٹوٹ ارادوں کا ثبوت دیا ہے اور برق رفتاری نہ سہی اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ آگے بڑھے ہیں، مختصر پیمانے پر کام شروع کیا اور آج ان کے ادارے کی مطبوعات کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے۔

انہوں نے نیک نیتی، رزقِ حلال کی جستجو، اخلاص اور ایمانداری کی چادر اوڑھے رکھی اور دیانت کا لباس زیب تن کئے رکھا، کتابوں کے انتخاب میں بھی ان کے حسن انتخاب اور ذوقِ سلیم کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی، کچھ نہ کچھ کرتے رہنے، ان کا ایمان اور مصروفِ عمل رہنا ان کی فطرت اور مزاج، ان کے ذریعہ شاعری کے حسین، خوبصورت انتخابات اس سے پہلے منظر عام پر آچکے ہیں اور اب، ''گلزارِ حسنہ'' کے نام سے حمد، نعت، ترانوں، نظموں کی کتاب ترتیب دیکر طلبائے علوم دینیہ اور شائقین کو اچھا تحفہ دیا ہے، محمد فیصل عثمانی خود بھی مزاحیہ شاعری کرتے ہیں اس لئے قاری کی پسند ناپسند کا قریبی تجربہ بھی ہے، کامیاب تاجر کتب ہیں، پھر جتنی محنت اور جدوجہد کرتے ہیں اس کا نتیجہ اور خوش ذائقہ پھل بھی انہیں مل رہا ہے، خداوند عالم ان کی اس کوشش کو بھی دیگر کوششوں کی طرح قبولیت کی سند عطا فرمائے۔ (آمین)

نسیم اختر شاہ قیصر

استاذ دار العلوم وقف دیوبند، بانی مرکز نوائے قلم، دیوبند

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرے قلم کا سفر رائیگاں نہ جائے گا

تحریر ...... محمد فیصل عثمانی دیوبندی
(صدر دارالمطالعہ عثمانی لائبریری دیوبند)

قلم کا جادو، تحریر کی شناخت، مضامین میں پختگی، لفظیاتی گفتگو، لکھنے کا ہنر، ادب کی جولانی، انقلابی نظریہ، زمانے کا بدلتا رنگ، نئے دور کی آواز، موجودہ وقت کی تحریک، نئی صلاحیتوں کی کرنیں، ماضی کے گمنام اوراق، حال کی اُلٹ پھیر، تاریخ، مستقبل کی فکر، تیز رفتار گفتگو کے آنگن میں سچائی کا ایک ایسا تناور درخت جس کے سائے میں بیٹھ کر قدیم بوسیدہ کتابوں کی ورق گردانی انہی قیمتی علمی ادبی ذخیرہ سے اکتساب فیض حاصل کرنے والے ادباء وشعرائے کرام کے سیکڑوں ایسے نام جو ذہن میں گردش کررہے ہیں جن کے کلام میں توانائی، تحریر میں شناسائی، آواز میں رعنائی، ظلم اور آتنک کے دور میں لہو سے لکھی جانے والی تاریخ، حالات پر پیش کی جانے والی جوشیلی تقریر، خلوت میں جلوت میں کانوں میں چیختی چلاتی صدائیں، اُمید کے دریچے سے جھانکنے والے مایوس چہرے، بلند وبالا عمارتوں پر خوشی کے لہراتے جھنڈے، قلم وقرطاس سے لگاؤ وانسیت رکھنے والے اہل علم ودانش ورحضرات، ادب کے میدان میں تمام موضوعات پر بے جھجک مضمون لکھنے والے مشہور ومعروف ادیب واریب وبے باک قلم کار جنہوں نے اپنے فن میں زندگی کے دکھ سکھ کو بڑے سلیقے سے سمیٹا، بلکتی سسکتی ہوئی دل کی دھڑکن کی غم زدہ آواز کو شعر میں ڈھالنے کا فکر انگیز کارنامہ کسی بھی قابل اعتماد اور جید سخنور کو حاصل ہو تو ظاہر ہے یادوں کی منڈیر پر پرندے کی چہچہاہٹ کو سننے اور پرکھنے کا شعور اور ان تمام حالات کا تجزیہ بڑی خوبصورتی کے

ساتھ اردو کا پیرہن شاعری میں زیب تن کرنے کا البیلا انداز، انوکھے نرالے قافیے اور ردیف کا استعمال کرنا ایک مشکل کام ہے جو ہر شاعر کے حصے میں نہیں آتا۔

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالبؔ
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

مرزا غالبؔ دہلوی

اردو شاعری پر اہل علم و دانش کی نظریں ہمیشہ بلند رہی ہیں، اساتذۂ اردو ادب نے فکر و شعور کی ذہنی استقامت پر طائرانہ روشنی ڈالی، اور قدآور تبصرے حاضرین محفل کی نذر کیئے، شعر کی اصل جامعیت پر پُراثر تمثیلیں ادبی روایات، خوبصورت حسن، ظاہری تجسس کو لطافت اور دانائی بخشی، بہت سے منجھے ہوئے قلمکاروں نے کئی سمتوں سے اس موضوع کو اپنا گرویدہ بنایا ہے، اردو کی اعلیٰ اور خصوصی صفت یہ ہے کہ اس زبان نے ہزاروں سے متجاوز افراد کو اعلیٰ پائے کا محقق اور پختہ قلمکار، بہترین نقاد اس وادیٔ گلشن کو دیئے، جدید دور کے شاعروں نے زمانے کے انقلابی اور کربناک منظر کو اپنے تخیل میں ڈھال کر قابل دید شگفتہ و شائستہ بنایا ہے، ''عمدہ'' اور ''معیاری'' شعروں کی علامت یہ ہے کہ ہر موضوع کے لحاظ سے شعر کی گہرائی و گیرائی کو آسان اور سلیس دھاگوں کے پیکر میں پرو کر پوری طمانیت کے ساتھ اس کا اصل مقصد خاکے کی شکل میں تبدیل ہو کر قاری کے جذبہ دل و دماغ کے فکری نہاں خانوں میں جا کر بس جاتا ہے، بلند پایہ ادیبوں نے شعر کی فنی محکات پر تفصیل کے ساتھ اس کے اصل رموز پر سیر حاصل گفتگو کی اور موقر تجربات بیان کئیے ہیں، زمانے کے لحاظ سے ہر ایک کے بعد ایک نئے سفر کا آغاز ہوا، پھر طرح طرح کی نئی دھیمی اور کچھ دھڑکتی آواز کی گونج جب لہراتی ہوئی کانوں سے ٹکرائی تو شریرے نے کروٹیں لینی شروع کر دیں اور ذہن کی نئی بہاریں کھلیں، ذہانت نے نئی گفتگو کی تشکیل دی اور سوچ کی گہرائی میں ڈال دیا، اس وقت کے حالات اور سماج کے بگڑے ہوئے ماحول کو دیکھا، تو شاعروں نے پھر

Scanned by CamScanner

ذہن کو محقق جوہر دکھائے ان ہی ادبی جواہرات سے کچھ چنیدہ کلام کو اکٹھا کر کے شائع کرنے کا سلسلہ خاکسار نے شروع کیا ہے، موقع محل دیکھ کر اشعار غزل نظم وغیرہ پڑھنے کی اپنے ہونٹوں کو جنبش دینا، بے وجہ زبان چلانا سامعین کے اوپر بوجھ کی چادر بننا مناسب نہیں ہوتا، بڑی سنجیدگی کے ساتھ اپنے سفر کی منزلیں طے کرنا یہ ایک بڑی ہنرمندی کی علامت ہے، دنیا کی ریل کس پٹری پر چل رہی ہے سب کو معلوم ہے کسی شاعر کا یہ شعر میری نظر سے گزرا، ان دو مصرعوں میں بڑی اچھی نصیحت کی:

تم نے کیوں بارود بچھا دی دھرتی پر   میں تو دنیا کا شہر بسانے والا تھا

خاکسار کی والدہ کے پھوپھا قدیم ادبی روایتوں کے پاسدار جناب فیض جھنجھانوی مرحوم ایک ایسا گمنام جنہیں حالات کا تجربہ، شعر کہنے کا شعور لکھنے پر عبور بولنے کی صلاحیت تھی دردمندانہ کلام، ادب کے سدابہار گلشن میں گل وغنچے کے پیچھے بڑی تیزگامی کے ساتھ انہوں نے اپنی منزل کو دستک دی، شوروغل کے آنگن سے خاموشی کا سفر طے کرنے والا مسافر، ہندوستان کے مختلف حصوں میں اپنی شاعری کی خوشبو بکھیرنے والا ایک جانباز استاذ شاعر جناب فیض جھنجھانوی مرحوم جو ان استاذ شعراء کے ساتھ مشاعروں میں شرکت کیا کرتے تھے کیونکہ یہ شاعر اردو کا وقار، اسٹیج کی رونق، کامیابی کی زینت تھے، چند نام ملاحظہ فرمائیں:

حضرت بیخود دہلوی، سیماب اکبرآبادی، نیر اکبرآبادی، بہزاد لکھنوی، فطرت اکبرآبادی، صفی لکھنوی، مجاز لکھنوی، جمیل لکھنوی، قمر جلالپوری، شعری بھوپالی، بسمل شاہجہانپوری، جوش ملسیانی، تاج زبیری میرٹھی، تابش دہلوی وغیرہ حضرات نے ادب میں نکھار پیدا کیا۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی آزادی کے وقت موصوف پاکستان ہجرت فرما گئے اور وہاں منتقل ہونے کے بعد بھی شاعری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، پاکستان کی ادبی فضاؤں میں خوب اردو کی آبیاری کی اور اپنے فن کا لوہا منوایا، نہ جانے موصوف کا

Scanned by CamScanner

دیوان کتاب کے صفحات میں محفوظ ہے یا دیمک کی خوراک بنا، یہ اہلِ خانہ کو معلوم ہوگا۔ میرے والد محترم مولانا منشی محمد انور صاحب کاتب عثمانی دیوبندی فنِ خطاطی کے علاوہ ادبی ذوق شوق کے بڑے قدرداں تھے، جنہوں نے دہلی کی سرزمین پر تقریباً بیس سال قیام کے دوران ان چہروں کو غور سے سنا اور دیکھا: جگر مرادآبادی، جوش ملیح آبادی، فراق گورکھپوری، فیض احمد فیض، ساحر لدھیانوی، شکیل بدایونی، علامہ انور صابری دیوبندی، مولانا عامر عثمانی، حضرت مشیر جھنجھانوی وغیرہ حضرات کی گونج چاروں طرف تھی، بیحد افسوس اس بات کا ہے کہ ادب کی لائن سے جڑے ہوئے کچھ ایسے لوگ ہیں جو خود تو کہنا لکھنا نہیں جانتے لیکن اپنے آپ کو شاعر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ متشاعر زور زبردستی سے اصل شاعر کی جگہ لینے پر تلے ہیں، جو اسٹیج سے اتر کر شرمندگی کا شکار ہیں، گفتگو لمبی ہے، میں تفصیلات میں گھسنا نہیں چاہتا، کیونکہ اب اصول پسندی رابطے کی رہ گئی ہے ضابطے کی نہیں۔ بقول احمد فراز:

مرا قلم تو امانت ہے میرے لوگوں کی | مرا قلم تو عدالت مرے ضمیر کی ہے
اسی لئے تو جو لکھا تپاکِ جاں سے لکھا | جبھی تو سوچ کماں کا زبان تیر کی ہے

سیکڑوں علمی ادبی کتابوں کے اَن گنت نام میرے ذہن میں سفر کر رہے ہیں، انہی کتابوں کی دلچسپی اور مطالعے نے راقم الحروف کو چند سطریں لکھنے پر آمادہ کیا ہے، خاکسار نے اس سے قبل اکابر علماء کی مشہور نعتیں، ایک سو ایک غزلیں، ایک سو ایک قطعات، ایک سو ایک اشعار، منتخب نظمیں شائع کی ہیں، جو پوری داد و تحسین کے ساتھ قارئین کے مزاج کو معطر کر چکی ہیں، اب یہ ''گلزارِ حسنہ'' کا مجموعہ متفرق شعراء کا انتخاب آپ کے فیصلے پر صحیح ثابت ہوگا، اس فیصلے کے آپ خود کفیل ہیں۔ اللہ حافظ

میں عامل ہوں نہ کامل | مجھے دعاؤں میں رکھنا شامل

محمد فیصل عثمانی دیوبندی

۱۱/۱۱/۲۰۱۱ء بروز جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

از ـــــــــــ حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن نشاطؔ عثمانی دیوبندیؒ

مملوک سب ہیں تیرے آتا ہے نام تیرا
ارض و سما کے مالک بخشش ہے کام تیرا

دشت و چمن ہیں تیرے یہ بحر و بر ہیں تیرے
چلتا ہے کل جہاں پر اعلیٰ نظام تیرا

ہو کرب کا ادا دریائے لطف و رحمت
ہر غمزدہ کا ماویٰ باب السلام تیرا

ہر رنج و غم کا مرہم اور لفظ لفظ اکرم
سب راحتوں کے مخزن شیریں کلام تیرا

ظلمت میں شام غم کی فرحت میں صبح نو کی
تجھ کو کیا کرتا ہے ہر دم غلام تیرا

تیری عطا کی مولیٰ کچھ انتہا نہیں ہے
جود و سخا کے مالک دینا ہے عام تیرا

اہل جلال بھی تو اہل جمال بھی تُو
یہ بھی مقام شیرادہ بھی مقام تیرا

سب عاصیوں سے بڑھ کر عاصی نشاطؔ عاجز
ہے مغفرت کا طالب ادنیٰ غلام تیرا

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

جناب الطاف ضیاءؔ صاحب

تری کوئی مثال نہیں تو ہے بے مثال
اے رب ذوالجلال اے رب ذو الجلال
ذرّوں کو آفتاب بنانا ترا کمال
اے رب ذوالجلال اے رب ذو الجلال

گھیرے ہوئے ہے مجھ کو زمانے کی تیرگی
دکھلائے کون ترے سوا مجھ کو روشنی
اے روشنی نواز میرے دل کو بھی اُجال
اے رب ذوالجلال اے رب ذو الجلال

آمادہ یوں تو مجھ کو مٹانے پہ تھا جہاں
لیکن تری نگاہِ کرم سے اے مہرباں
ناکام ہوگئی ہے مرے دشمنوں کی چال
اے رب ذوالجلال اے رب ذو الجلال

یارب مرے قلم کو تو وہ روشنائی دے
میں جھوٹ جب لکھوں تو اندھیرا دکھائی دے
میرے شعور و فکر میں تیرا ہی ہے جمال
اے رب ذوالجلال اے رب ذو الجلال

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

اللہ اللہ بول

جناب ندیم نیّر صاحب کانپوری

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول
سانسوں پر لکھ یہی وظیفہ ہے سب سے اَنمول
وہ واحد ہے وہ یکتا کوئی نہیں اُس کے جیسا
سچائی کی دنیا میں یا رب دل کی آنکھیں کھول
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

آدم حوا کا ورثہ ہے تیرے جسم فانی میں
تیری خاک آمیز ہوئی ہے عرشِ بریں کے پانی میں
کعبہ تیرا سینہ ہے جس کا نور مدینہ ہے
قرآن ہے جب ہاتھ میں تیرے کیوں ہے ڈانواڈول
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

دنیا دنیا کرتا رہا تو یوں ہی چکر کھائے گا
دردر کی ٹھوکر کھائے گا تو کچھ نہ تجھے مل پائے گا
نبیوںؑ کی باتوں کو سن فضل و کرم کے موتی چن
سچی ہے بس راہ خدا کی باقی سب ہے جھول
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

لاکھ دلیلوں سے بہتر ہے قرآن کی بس ایک دلیل
کوئی پوچھے کون ہے اللہ تو کہہ دے کہ رب جلیل
نیّر یہ جو شہرت ہے یہ اللہ کی رحمت ہے
اس کی ترازو مل جائے تو اپنی ہستی تول
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول
سانسوں پر لکھ یہی وظیفہ ہے سب سے انمول

مناجات

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا ہوا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیا دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

گنہگاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا راستہ دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزا آجائے مولیٰ دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

ہٹالوں آنکھ اپنی ماسوئی سے
جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
خدایا رحم فرما دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے دل پر دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

ترا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولیٰ
بنالے اپنا بندہ دل بدل دے

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

میرے مولیٰ

جناب دلشاد زخمی..

میرے مولا مری، آنکھوں میں روانی دیدے
خشک دریاؤں میں بہتا ہوا پانی دیدے

جو بھی دیکھے وہ کہے مجھ سے نبی کا ہے غلام
میرے چہرے پہ کوئی ایسی نشانی دیدے

پھر مری قوم پہ ہے دشمن حق کی یلغار
پھر کوئی حیدرؓ کرار سا ثانی دیدے

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

جناب الطاف ضیاء صاحب

نادان کو اِس بات کا بالکل نہیں پتہ
وتعز من تشآء وتذل من تشآء
اللہ کے حضور سے ہوتا ہے فیصلہ
وتعز من تشآء وتذل من تشآء

جھوٹی نوازشات کی بارش فضول ہے
مجھ کو ذلیل کرنے کی سازش فضول ہے
میرا قدم قدم پہ مددگار ہے خدا
وتعز من تشآء وتذل من تشآء

جب تم زمین والوں کو نیچا دکھاؤ گے
بے داغ صورتوں کو جو شیشہ دکھاؤ گے
آئے گی آسمان سے اُس وقت یہ صدا
وتعز من تشآء وتذل من تشآء

بے جا کسی کے حق میں بُرا کر رہے ہیں جو
اِک دوسرے کے راز کو وا کر رہے ہیں جو
ان کو بتائے کوئی اس آیت کا ترجمہ
وتعز من تشآء وتذل من تشآء

بنجر زمیں پہ پھول کی چادر بچھائے وہ
پتھر کو موم، موم کو پتھر بنائے وہ
اس کی رضا سے زہر بھی بن جاتا ہے دوا
وتعز من تشاء وتذل من تشاء

کچھ بھی نہیں ہوں دوستو! اَن پڑھ گنوار ہوں
بے نام بے نشان ہوں بے اعتبار ہوں
الطافؔ تھا میں اس نے بنایا مجھے ضیاءؔ
وتعز من تشاء وتذل من تشاء

☆☆☆

جو نبیؐ سے مرے آشنا ہو گیا

جناب الطاف ضیاءؔ

جو نبیؐ سے مرے آشنا ہو گیا ♦ اس کا دل آئینہ آئینہ ہو گیا
کہہ رہا ہے خدا خود یہ قرآن میں ♦ جو نبیؐ کا ہوا وہ مرا ہو گیا
جس گھڑی آپ عرشِ معلّٰی گئے ♦ نور سے آپ کا رابطہ ہو گیا
میرے آقا کے قدموں کی عظمت ہے یہ ♦ جس طرف چل دیئے راستہ ہو گیا
آپ کے حسن کا معجزہ ہے عجب ♦ جس نے دیکھا، وہی آپ کا ہو گیا
آپ آئے تو دنیا منور ہوئی ♦ میں بھی الطافؔ سے اب ضیاءؔ ہو گیا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ظرفِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

از......... حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی دیوبندیؒ
مفتی دارالعلوم دیوبند

خلقِ عالی کا یہ حیرت منظر دیکھنا
زخم کھا کر بھی دعا، ظرفِ پیمبرؐ دیکھنا

از زمیں تا عرش جلووں سے منور دیکھنا
اس شب معراج کا لوگو مندر دیکھنا

علم و حکمت کے جواہر جہل کے ماحول میں
اسی نبی امی لقب کا علم برتر دیکھنا

کوہِ فاراں سے اٹھی توحید کی دلکش صدا
اسکی ہیبت سے گرے باطل کے لشکر دیکھنا

آ گئے کھنچ کر دیارِ پاک میں شاہ گدا
شہر طیبہ کی کششِ اللہ اکبر دیکھنا

ذکر سردارِ نبوت اور اِک عاصی نشاط
اس عطائے خاص پر آنکھیں ہوئیں تر دیکھنا

نورِ اطاعت

.........از: حضرت مولانا قمر عثمانی دیوبندی (استاذ حدیث دارالعلوم وقف دیوبند)

شمعِ ایمان و یقین دل میں جلانے والے
جادۂ صدق و صفا سب کو دکھانے والے

امن ساحل کی نوید آپ نے بخشی ہم کو
ناخداؤں کی خدائی کو مٹانے والے

حسن اخلاق سے روشن ہوئی ساری دنیا
معترف آپ کے ہیں سارے زمانے والے

ایک معبود کی چوکھٹ پہ جھکا کر سب کو
نوعِ انسان کو غلامی سے چھڑانے والے

آپ کی ذاتِ گرامی پہ درود اور سلام
شب معراج بھی ہم کو نہ بھلانے والے

آپ کے لطف اتم شان کرم کے قرباں
دشمن جاں کو گرویدہ بنانے والے

بندگی کیا ہے زمانے کو بتایا ہے قمرؔ
نورِ اطاعت سے جبینوں کو سجانے والے

Scanned by CamScanner

ذکرِ رسولؐ

ڈاکٹر ماجد دیو بندی

ذکرِ رسولؐ کر نہیں سکتے زبان سے ♦ توفیق جب تلک نہ ملے آسمان سے
محفل سجی ہوئی ہے درود و سلام کی ♦ خوشبوئیں آ رہی ہیں ہمارے مکان سے
پھیلی ہوئی ہے عرش سے تا فرش روشنی ♦ وہ دیکھو آ رہا ہے کوئی کتنی شان سے
اُمت کو میری حشر میں شرمندگی نہ ہو ♦ مہمان وعدہ لے کے چلا میزبان سے
رکھتے نہیں کمی سے جو دل میں عقیدتیں ♦ محروم وہ رہیں گے صدا سائبان سے
ہر ہر قدم پہ سنتِ سرکار پر چلیں ♦ چاہیں جو ملک میں رہیں امن و امان سے
سرکار نے اٹھائی ہیں بے حد اذیتیں ♦ امت اتر نہیں گئی یوں ہی ڈھلان سے
ذکرِ حبیبِ رب کے تصدق میں زندگی ♦ اپنی تو کٹ رہی ہے بڑے اطمینان سے
صدیقؓ ہوں، عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ و بوترابؓ ♦ ہیں چاروں نور، چاروں مگر ایک جان سے

ماجدؔ یہ سب حضور کا فیضان ہی تو ہے
رہتا ہوں مشکلات میں بھی آن بان سے

رحمت ہے زیرِ سایہ دامانِ مصطفیٰ

از: جناب جمیلؔ خیر آبادی

رحمت ہے زیرِ سایۂ دامانِ مصطفیٰ ♦ ہے ساری کائنات پہ احسانِ مصطفیٰ
پہلوئے مصطفیٰ میں ہیں صدیقؓ اور عمرؓ ♦ دیکھے تو کوئی شان رفیقانِ مصطفیٰ
اللہ کی رضا کے طلب گار ہو اگر ♦ چھوٹے نہ ہاتھ سے کبھی دامانِ مصطفیٰ
ایمان کی نگاہ سے قرآن کو پڑھو ♦ خود ہے خدائے پاک ثنا خوانِ مصطفیٰ
وجہ نزولِ رحمتِ باری حضور ہیں ♦ روزِ ازل سے جاری ہے فیضانِ مصطفیٰ
واللہ اے جمیلؔ ایمان ہے مرا ♦ جنت تو ہے برائے فدایانِ مصطفیٰ

Scanned by CamScanner

نعت پاک

.................مولانا مجیب بستوی صاحب (صدر انجمن افکارِ ادب سنت کبیر نگر بستی)

جب لوٹ کر مدینے سے آنے لگی ہوا
یادِ شہِ انام دلانے لگی ہوا

چلنا ہوا کا کام ہے جس سمت وہ چلے
ہر شئی کو اپنے ساتھ چلانے لگی ہوا

جھونکے ہوا کے دل کے دریچوں میں آگئے
چشمِ تصورات دکھانے لگی ہوا

میرا جنون سرورِ عالم کا درد ہے
پر ہوش میں یہ درد بڑھانے لگی ہوا

دیکھیں گے ہم بھی گنبد خضرا کی رونقیں
مژدہ یہ ہم کو آکے سنانے لگی ہوا

اقرا کا سوز نطق محمد کے ساز میں
غارِ حرا کا درس سکھانے لگی ہوا

وردِ درود پاک مجیب آپ کیجئے
کہہ کر سوئے مدینہ یہ جانے لگی ہوا

فیصلہ ہو جائے گا

جناب شبلی صاحب.................................

حشر میں اس طرح میرا فیصلہ ہو جائے گا
نعت سرور سے میرا راضی خدا ہو جائے گا

دل کا جب شاہِ امم سے رابطہ ہو جائے گا
آسماں سے رحمتوں کا سلسلہ ہو جائے گا

گردشو! ہٹ جاؤ مجھ کو جانے دو شہرِ نبی
عشق گر بھڑکے گا میرا کیا سے کیا ہو جائے گا

ہم غلام مصطفی ہیں یہ ہماری شان ہے
پاؤں دریا میں جو رکھ دیں راستہ ہو جائے گا

آنسوؤں سے لکھ دے شبلی تو نعت مصطفی
عرش سے اونچا ترا ابھی مرتبہ ہو جائے گا

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت نبیؐ

از: .... جناب خالد زاہدؔ مظفر نگری

زمانے سے اندھیروں کا صفایا کر دیا جائے
چلو نعتِ نبیؐ پڑھ کر اُجالا کر دیا جائے

میں جیسا چاہتا ہوں کاش ویسا کر دیا جائے
مرے مولیٰ مجھے خاکِ مدینہ کر دیا جائے

کسی کوچے کسی رستے کا ذرّہ کر دیا جائے
مگر شہرِ نبیؐ کا مجھ کو حصہ کر دیا جائے

میں جب چاہوں مدینہ کی زیارت کو چلا جاؤں
مرے مولیٰ مجھے ایسا پرندہ کر دیا جائے

خدا کے دشمنوں کی پگڑیاں گر جائیں گی خود ہی
مدارس کا یہ پرچم اور اونچا کر دیا جائے

بہت آسان نسخہ ہے مصیبت سے نکلنے کا
درودِ پاک پڑھنے میں اضافہ کر دیا جائے

Scanned by CamScanner

جشن آمدِ رسول

جشن آمدِ رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہ کے پھول اللہ ہی اللہ

جب کہ سرکار تشریف لانے لگے، حور وغلماں بھی خوشیاں منانے لگے
ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی، مصطفی کیا ملے زندگی مل گئی
اے حلیمہ تیری گود میں آگئے، دونوں عالم کے رسول...... اللہ ہی اللہ

چہرۂ مصطفی جب دکھایا گیا، چھپ گئے تارے اور چاند شرما گیا
آمنہ بی بی مسکرانے لگی، حوا مریم بھی خوشیاں منانے لگی
آمنہ بی بی سب سے یہ کہنے لگی، دعا ہوگئی قبول...... اللہ ہی اللہ

شادیانِ خوشی کے بجائے گئے، شادی کے نغمے سب کو سنائے گئے
ہر طرف شور صلی علیٰ ہوگیا، آج پیدا حبیب خدا ہوگیا
پھر تو جبریل نے بھی یہ اعلان کیا، یہ خدا کے ہیں رسول...... اللہ ہی اللہ

ان کا سایہ زمیں پر نہ پایا گیا، نور سے نور دیکھو جدا نہ ہوا
ہم کو عابد نبی پر بڑا ناز ہے، کیا بھلا میرے آقا کا انداز ہے
جس نے رخ پر ملی وہ شفا پا گئے، خاکِ طیبہ تیری دھول...... اللہ ہی اللہ

Scanned by CamScanner

عشق نبیؐ

دل میں عشق نبی کی ہو ایسی لگن روح تڑپتی رہے دل مچلتا رہے
زندگی کا مزہ ہے کہ ہر سانس سے یا محمد محمد نکلتا رہے

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب ابر رحم کے چھینٹیں بنے
چھا گئی رات جب زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

یہ تو مانا کہ جنت ہے باغ حسیں خوبصورت ہے سب خلد کی سرزمیں
حسن جنت کو پھر جب سمیٹا گیا سرورِ انبیاء کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ ان کے رخسار کا والضحیٰ پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
سورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہو گئی بات بھی بن گئی

سب سے ساتم زمانے معذور تھا سب سے بے کس تھا بے بس تھا مجبور تھا
ان کو رحم آ گیا میری حالت پر میری عظمت میری بے بسی بن گئی

Scanned by CamScanner

[stamp]

مدینہ تجھے سلام

نور کا ساغر نور کی مئے ہے نور کا چھلکا جام، مدینہ تجھے سلام
ساحلِ رحمت پر نہیں ہوگا کوئی بھی تشنہ ناکام، مدینہ تجھے سلام

روزِ قیامت کا وہ سورج ہم کو کیا جھلسائے گا خود ہی ڈوبا جائے گا
شافعِ محشر کے دامن میں کریں گے ہم آرام، مدینہ تجھے سلام

زلفِ معنبر کی چھاؤں میں رات سنورتی رہتی ہے صبح نکھرتی رہتی ہے
روئے منور کے صدقے میں روشن صبح و شام، مدینہ تجھے سلام

صورت بھی قرآنی ہے اور سیرت بھی قرآنی ہے کیا چہرہ نورانی ہے
ہوگی نمازِ عشق میں مکمل ان کو کرلو امام، مدینہ تجھے سلام

شہر نبی کا ہر ذرہ سورج کو آنکھ دکھاتا ہے قسمت پہ اتراتا ہے
پیارے نبیؐ کے صدقے ملا ہے ان کو حسین انعام، مدینہ تجھے سلام

Scanned by CamScanner

نبی نبی نبی نبی

چمن چمن کی دل کشی، گلوں کی ہے وہ تازگی ہے چاند جن سے شبنمی، وہ کہکشاں کی روشنی
فضاؤں کی وہ راگنی، ہواؤں کی وہ نغمگی ہے کتنا پیارا نام بھی، نبی نبی نبی نبی
وہ آمدِ بہار ہے، وہ نور کی قطار ہے فضا بھی خوش گوار ہے، ہوا بھی مشک بار ہے
ہوا سے میں نے جب کہا، یہ کون آگیا بتا ہوا پکارتی چلی، نبی نبی نبی نبی
زمیں بنے زماں بنے، مکیں بنے مکاں بنے چنیں بنے چناں بنے، وہ وجہِ کن فکاں بنے
کہا یہ میں نے اے خدا یہ کس کے صدقے میں بنا تو رب نے بھی کہا یہی، نبی نبی نبی نبی
وہ حسنِ انتخاب ہیں، وہ عشق لاجواب ہیں وہ رحمتوں کے باب ہیں، وہ نور کے سحاب ہیں
وہ جس طرف نکل گئے، فضا میں پھول کھل گئے کلی کلی پکار اٹھی، نبی نبی نبی نبی
جمالیات آپؐ سے، تجلیات آپ سے تخیلات آپ سے، تصرفات آپ سے
بس اِک نگاہ مصطفی سے قبلہ بھی ڈھل گیا خمیدہ سر ہے خسروی، نبی نبی نبی نبی
چلے جو قتل کو عمرؓ، کہا کسی نے روک کر کہاں چلے ہو اور کدھر، مزاج کیوں ہے عرش پر
ذرا بہن کی لو خبر، فدا ہے وہ رسولؐ پر وہ کہہ رہی ہے ہر گھڑی، نبی نبی نبی نبی
عمرؓ چلے بہن کے گھر، یہ دل میں سوچ سوچ کر اڑائیں گے ہم ان کا سر، جو ہیں نبی کے دین پر
سنا ہے جب قرآن کو، خدا کے اِس بیان کو عمرؓ نے بھی کہا یہی، نبی نبی نبی نبی
رضا کو یہ پیام ہے، وظیفہ تمام ہے وہی تو نیک نام ہے، نبی کا جو غلام ہے
جو عاشقِ نبی ہوا، خدا کا وہ ولی ہوا وہی ہوا ہے جنتی، نبی نبی نبی نبی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم

جناب عمر دراز خاں عمرؔ دیو بندی

میں دنیا ہوں میں عقبیٰ ہوں میں دولت ہوں میں شہرت ہوں
نبوت ہوں امامت ہوں خلافت ہوں شریعت ہوں
طریقت ہوں بصیرت ہوں فضیلت ہوں شفاعت ہوں
فصاحت ہوں بلاغت ہوں علامت ہوں حقیقت ہوں

خداوندِ دو عالم کا مجھے فرمان کہتے ہیں
ازل سے دونوں عالم میں مجھے قرآن کہتے ہیں

کلیم اللہ بھی میں ہوں کلام اللہ بھی میں ہوں
امین اللہ بھی میں ہوں امان اللہ بھی میں ہوں

حفاظت خود میری اللہ فرماتا ہے اے لوگو!
میرا دشمن خود اپنے آپ مٹ جاتا ہے اے لوگو!

مرے لفظوں کی ندرت کو سخنور پا نہیں سکتے
قیامت تک بھی کوئی میرا ثانی لا نہیں سکتے

میرے ہر لفظ میں کوئی نہ کوئی راز پنہاں ہے
میری آواز میں اللہ کی آواز پنہاں ہے

Scanned by CamScanner

مصیبت میں تمہاری ہر پریشانی کا حل میں ہوں
تمہاری نیکیوں کا حشر میں نعم البدل میں ہوں

تلاوت کے لئے گھر میں مرا رکھنا فضیلت ہے
مرا پڑھنا عبادت ہے مرا سننا عبادت ہے

میری توقیر کو سمجھو مری عظمت کو پہچانو
مرے ہر حرف سے دس نیکیاں ملتی ہیں دیوانو!

میں انسانوں کے دل میں ہوں فرشتوں کی زباں پر ہوں
زمیں پر رہ کے بھی محفوظ اب تک آسماں پر ہوں

مجھے پڑھ کر اگر سوئے تو شب میں ڈر نہیں سکتا
صبح اٹھ کر پڑھے مجھ کو تو بھوکا مر نہیں سکتا

سکونِ قلب خوشحالی مسرت مجھ سے ملتی ہے
اگر جنت کی خواہش ہے تو جنت مجھ سے ملتی ہے

مٹایا ہے زمانے سے جہالت کو گناہوں کو
اُجالے میں نے بخشے ہیں سبھی تاریک راہوں کو

فرشتے خلد سے اِک نور کی قندیل جب لائے
زمیں پر عرشِ اعظم سے مجھے جبرئیلؑ تب لائے

محمد مصطفیٰ سے پھر ہوئی تھی ابتدا میری
انہیں کی ذاتِ اقدس پر ہوئی ہے انتہا میری

میں منزل ہوں شفاعت کی تو منزل کا پتہ وہ ہیں
میں اُن کا آئینہ ہوں اور میرا آئینہ وہ ہیں

فضیلت کا میں دریا ہوں ہدایت کا سمندر ہوں
مسلماں کی ضرورت ہوں محمد کا مقدر ہوں

Scanned by CamScanner

بہت چالیں چلی باطل نے مجھے کو آزمانے کی
مجھے بخشی گئی ہیں عظمتیں سارے زمانے کی

سنو میں بادشاہت ہوں محمد تاج ہے میرا
یہ دنیا کیا زمیں سے آسماں تک راج ہے میرا

میں ہادی ہوں میں رہبر ہوں تمہارا اے گنہگارو!
مگر تم مجھ سے غافل ہو گئے ہو حرص کے مارو

پریشاں ہو ذلیل و خوار ہو تم چھوڑ کر مجھ کو
خود اپنے آپ سے بے زار ہو تم چھوڑ کر مجھ کو

یہ سوچو کیوں سرِ بازار رُسوا ہو رہے ہو تم
عدو جاگا ہوا ہے مستقل اور سو رہے ہو تم

تمہیں چھو کر گزر جاتی ہے دنیا کی خوشی اب تو
غلاموں سے بھی بدتر ہے تمہاری زندگی اب تو

کبھی خوشحال تھے اب حال سے بے حال پھرتے ہو
لئے رُسوائیوں کا نامۂ اعمال پھرتے ہو

خطاؤں پہ بھی اپنی آج شرمندہ نہیں ہو تم
فقط کہنے کو زندہ ہو مگر زندہ نہیں ہو تم

غلامی کی قبائیں اوڑھ لی ہیں بادشاہوں نے
عرب کو ہنس کے گروی رکھ دیا ہے سربراہوں نے

کہ تم بیت المقدس سے اچانک ہاتھ دھو بیٹھے
فقط افغانیوں کا ذکر کیا بغداد کھو بیٹھے

عرب تو دے چکے ہو ایک دن ایران بھی دو گے
تم انڈونیشیا کے ساتھ پاکستان بھی دو گے

Scanned by CamScanner

مسلماں ہو کے امریکہ کو سجدے کر رہے ہو تم
خدا کا ڈر نہیں برطانیہ سے ڈر رہے ہو تم

ہمیشہ ساتھ اس دنیا میں دولت بھی نہیں دیتی
بہت سو کو قضا توبہ کی مہلت بھی نہیں دیتی

خدا کے سامنے جانے کی کچھ تیاریاں کر لو
مری آیت مرے پاروں سے رشتہ داریاں کر لو

سمجھتے ہیں وہی مجھ کو جنہیں مجھ سے محبت ہے
مرے دامن میں کوثر ہے مرے پہلو میں جنت ہے

مکمل دین ہوں میں تم ادب سے نام لو میرا
اگر جنت کے طالب ہو تو دامن تھام لو میرا

بھروسہ زندگی کا کچھ نہیں ہے جانتے ہیں سب
یہ دنیا چھوڑنی بھی لازمی ہے مانتے ہیں سب

قیامت سر پہ ہے کچھ آخرت کی فکر بھی کر لو
میں دولت ہوں مری دولت سے اپنی جھولیاں بھر لو

مسلمانوں ابھی موقعہ ہے سنبھلو ہوش میں آؤ
میں ہادی ہوں میں رہبر ہوں مری آغوش میں آؤ

سمجھ کے خود کو تنہا حشر میں گھبراؤ گے ورنہ
ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے پچھتاؤ گے ورنہ

☆☆☆

حافظ قرآن ہو گیا

فضل خدا سے صاحب ذیشان ہو گیا
جو خوش نصیب حافظ قرآن ہو گیا

وہ والدین حشر کے دن ہوں گے تاج دار
جن کا دلارا حافظ قرآن ہو گیا

اس کو جلا سکے گی نہ دوزخ کی آگ بھی
محفوظ جس کے سینے میں قرآن ہو گیا

دس ایسے آدمی کو وہ جنت دلائے گا
دوزخ میں جن کے جانے کا اعلان ہو گیا

مانندِ آفتاب وہ چمکے گا حشر میں
جن کا پسر بھی حافظِ قرآن ہو گیا

حفظ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھئے
انسان جس کے فیض سے ذیشان ہو گیا

پھر عمر بھر مکان سے خوشبو نہیں گئی

از:............ جناب خالد زاہد صاحب مظفر نگری

پھیلی تو عطر دان سے خوشبو نہیں گئی
آقا کی اِس جہان سے خوشبو نہیں گئی

جس نے نبیؐ کا نام عقیدت سے لے لیا
تا عمر اس زبان سے خوشبو نہیں گئی

اک رات آپ خواب میں تشریف لائے تھے
پھر عمر بھر مکان سے خوشبو نہیں گئی

کی ابتدا جو میں نے درود و سلام سے
آخر تک بیان سے خوشبو نہیں گئی

معراج کے سفر کو زمانے گزر گئے
اب تک بھی آسمان سے خوشبو نہیں گئی

زاہد حرم شریف سے منسوب جو ہوا
سجدے کے اس نشان سے خوشبو نہیں گئی

Scanned by CamScanner

کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے؟

از:........................جناب تجمل صاحب

نام تو نے محمد علی رکھ لیا ♦ کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
گھر میں قرآن کو تو نے بند کرلیا ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
شرک وبدعت کی رسموں میں الجھا ہے تو ♦ بے خبر اپنے مولیٰ کو بھولا ہے تو
اور نبی کی بھی سنت کو بھولا ہے تو ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
تو نمازی بھی ہے گھر میں ٹی وی بھی ہے ♦ تیرے گھر میں جواں تیری بیٹی بھی ہے
اور مگن ناچ گانوں میں بیوی بھی ہے ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
یاد ابن علی کی مناتا ہے تو ♦ ناچ کر ڈھول تاشے بجاتا ہے تو
جو کیا کوفیوں نے وہ کرتا ہے تو ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
وقت تجھ کو نہیں بندگی کے لئے ♦ حق سے غافل ہے تو زندگی کے لئے
بندگی چھوڑ دی زندگی کے لئے ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا ♦ کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
ایک اکبر تو میداں کا غازی بنا ♦ تجھ پہ افسوس تو نہ نمازی بنا
صرف تو ڈھول تاشوں کا عادی بنا ♦ کیا یہی بس مسلمان کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا ♦ کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
نہ کر تو زمانے کی پرواہ ذرا ♦ بس خدا سے تجمل تو لو لگا
تھام لے پھر سے تو دامن مصطفی ♦ ہاں یہی بس مسلمان کی پہچان ہے

Scanned by CamScanner

آندھی اُڑا کے لے گئی

جناب ڈاکٹر نواز دیوبندی

روشن اندھیری شب کو کیا جارہا ہے کیا
جگنو سے انتقام لیا جارہا ہے کیا

یہ تو سزا ہماری بداعمالیوں کی ہے
الزام زلزلوں کو دیا جارہا ہے کیا

پھولوں سے زخم کھایا تھا میں نے بہار میں
کانٹوں سے میرا زخم سیا جارہا ہے کیا

آندھی اُڑا کے لے گئی دستار آپ کی
بدلہ ہمارے سر سے لیا جارہا ہے کیا

اگر میں جھوٹ نہ بولا

از: .... جناب منظر بھوپالی

ستمگروں کا ہے فرمان، گھر بھی جائے گا
اگر میں جھوٹ نہ بولا، تو سر بھی جائے گا

بنائیے نہ کسی کے لئے بھی تاج محل
ہنر دکھایا تو دست ہنر بھی جائے گا

یہ مائیں چلتی ہیں بچوں کے پاؤں سے جیسے
ادھر ہی جائے گی بچہ جدھر بھی جائے گا

ہم مردِ مجاہد ہیں

تم جتنا تراشو گے وہ اور سوا ہوگا
اسلام کا وہ پودا ہے کاٹو تو ہرا ہوگا

ہم مردِ مجاہد ہیں مرنے سے نہیں ڈرتے
تلوار کے سائے میں ہر سجدہ ادا ہوگا

یہ خون ہمارا ہے دھونے سے نہ چھوٹے گا
محشر کی علامت میں دامن سے لگا ہوگا

فرعون تو سمجھتا تھا بھگوان تو فقط میں ہوں
نادان یہ نہ سوچا موسیٰ بھی کہیں ہوگا

مظلوم تو ہیں لیکن مجبور نہیں ہیں ہم
جب ضد پہ اتر جائیں اِک حشر بپا ہوگا

Scanned by CamScanner

اُجالا نہ چلا جائے

جناب ڈاکٹر نواز دیوبندی

وہ بوڑھے چراغوں کا اُجالا نہ چلا جائے
آئے جو بہو ہاتھ سے بیٹا نہ چلا جائے

دریاؤں کو ٹھکرا دیا جس نے تری خاطر
ساقی وہ تری بزم سے پیاسا نہ چلا جائے

اتنا نہ بڑھا اپنا تعلق دلِ ناداں
یہ دردِ محبت کا ہے بڑھتا نہ چلا جائے

قاتل کے خلاف آخری تصدیق بچی ہے
دامن سے مرے خون کا دھبہ نہ چلا جائے

اس شوق میں ہم دھوپ سے لپٹے رہے دن بھر
یہ دھوپ چلی جائے تو سایہ نہ چلا جائے

وہ شہر غریبوں کا تھا جب بھیک لٹی تھی
یہ شہر امیروں کا ہے کاسہ نہ چلا جائے

کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں

محمد سراج الدین بہادر شاہ ظفرؔ رحمۃ اللہ علیہ

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

بلبل کو پاسباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید تھی لکھی فصلِ بہار میں

کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

اک شاخِ گل پہ بیٹھ کے بلبل ہے شادماں
کانٹے بچھا دئے ہیں دلِ لالہ زار میں

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنجِ مزار میں

کتنا ہے بدنصیب ظفرؔ دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ مل سکی کوئے یار میں

Scanned by CamScanner

مجھے دفن کرنا تو کس گھڑی تو یہ..........!

محمد سراج الدین بہادر شاہ ظفرؔ رحمۃ اللہ علیہ

پسِ مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اُسے آہ دامنِ یاد نے سرِ شام ہی نے بجھا دیا

مجھے دفن کرنا تو جس گھڑی تو یہ اس سے کہنا کہ اے پری
وہ تیرا عاشقِ زار تھا سنے خاک اس کو دبا دیا

دمِ غسل سے مرے پیشتر، اسے ہمدموں نے یہ سوچ کر
کہیں جاوے اس کا نہ دل دہل مری لاش پر سے ہٹا دیا

مری آنکھ جھپکی تھی ایک پل مرے دل نے چاہا کہ اٹھ کے چل
دلِ بے قرار نے او میاں! وہیں چٹکی لے کے جگا دیا

میں نے دل دیا، میں نے جان دی! مگر آہ تو نے نہ قدر کی
کسی بات کو جو کبھی کہا، اُسے چٹکیوں سے اُڑا دیا

ماں کا احترام

جناب منوررانا

مختصر ہوتے ہوئے بھی زندگی بڑھ جائیگی
ماں کی آنکھیں چوم لیجئے روشنی بڑھ جائیگی

اتنی چاہت سے نہ دیکھا کیجئے محفل میں آپ
شہروالوں سے مری اور دشمنی بڑھ جائیگی

Scanned by CamScanner

ہر انقلاب بدلتا ہے

ڈاکٹر ماجدؔ دیوبندی..

فضا میں چھائی ہوئی ہر طرف اُداسی ہے
ہر ایک آنکھ ہمارے لہو کی پیاسی ہے

کلی کو کھلنے سے پہلے ہی نوچ لیتا ہے
مرے چمن کا نگہبان بڑا سیاسی ہے

ہماری ذات پہ ہوتی ہے اس لئے تنقید
ہمارا سب سے بڑا جرم حق شناسی ہے

کسی کو اپنے تحفظ کا اعتبار نہیں
ہر ایک چہرے پہ تحریر بدحواسی ہے

نہیں ہے عظمت کردار کی کوئی قیمت
ہمارے دور کا معیار خوش لباسی ہے

ہر انقلاب بدلتا ہے رُخ زمانے کا
مگر یہ بات حقیقت نہیں قیاسی ہے

لہولہان ملا ہے جو آج اے ماجدؔ
ضرور یہ کوئی شہرِ وفا کا باسی ہے

روشنی چراغ کی نیلام ہوچکی

ڈاکٹر نسیم نکہتؔ لکھنؤ..

ہر سمت تیری چاندنی بدنام ہوچکی
اے چاند لوٹ آ کہ یہاں شام ہوچکی

اب لوگ لے کے آئے ہیں سورج خلوص کے
جب روشنی چراغ کی نیلام ہوچکی

تیرے سوا میں نذر کروں کس کو اپنے شعر
میری ہر اک غزل تو ترے نام ہوچکی

آ تو ہی مجھ کو ڈھونڈ لے اے منزل نشاط
میں تو تری تلاش میں ناکام ہوچکی

نکہتؔ میں اپنے خط میں یہ لکھوں گی پھول کو
میری تباہیوں کی خبر عام ہوچکی

Scanned by CamScanner

دعا رہتی ہے

از:............ جناب انجم دیوبندی

میرے سینے میں جو دھڑکن کی صدا رہتی ہے
یہ تیرے حق میں میرے دل کی دعا رہتی ہے

تو میرے غم کا مداوا تو نہیں ہو سکتا
پھر بھی کیوں تجھ سے اک امید وفا رہتی ہے

دور رہتا ہوں تو بے چینیاں بڑھ جاتی ہیں
پاس آتا ہوں تو حائل یہ حیا رہتی ہے

گردشِ وقت سے ٹکرانے کی ہمت ہے مجھے
اب میرے ساتھ میری ماں کی دعا رہتی ہے

دل کے آئینے کو لوگوں سے بچا کر رکھنا
کوئے محبوب میں پتھریلی ہوا رہتی ہے

ایسے لوگوں سے ضروری ہے بغاوت انجمؔ
جن کے ہونٹوں پہ ہنسی دل میں دغا رہتی ہے

ہر صبح منور ہے

از:............ جناب انجم دیوبندی

آنکھوں سے جو بہتا ہے صدمات کا پانی ہے
روداد میرے دل کی آنکھوں کی زبانی ہے

مصروف ہے اب بھائی بھائی کو مٹانے میں
ہر گھر کا یہی قصہ ہر گھر کی کہانی ہے

روداد میرے دل کی دل تھام کے سنیئے گا
یہ میری محبت کی پاکیزہ کہانی ہے

آنکھوں سے لہو ٹپکے جب یاد تیری آئے
یہ تیری محبت کی انمول نشانی ہے

یہ تیری تصور کی ادنیٰ سی کرامت ہے
ہر صبح منور ہے ہر شام سہانی ہے

توبہ کا تصور بھی کس طرح کیا جائے
بکھری ہوئی زلفوں میں بدمست جوانی ہے

کیوں شعر تیرے سن کر جلتے ہیں تیرے دشمن
انجمؔ تیرے شعروں میں کیا شعلہ بیانی ہے

Scanned by CamScanner

مشہور ہیں دنیا میں شجاعت کے لئے ہم

محترمہ شبینہ ادیب کانپوری

آغاز کیا تو نے، ہم انجام کریں گے
اب تو تجھے دفنا کے ہی، آرام کریں گے

صدام نہیں ہے، دیکھ، اس سے غرض کیا
اسلامی علم لے کے کوئی اور اٹھے گا

بغداد پہ مانا کہ ابھی راج ہے تیرا
ہم لوٹ گئے ایسے، بھلاوے میں نہ رہنا

وقت آنے پہ ہم لوگ بھی کہرام کریں گے
آغاز کیا تو نے ہم انجام کریں گے

تو عظمت انسان سے انجان ہی نکلا
خود پہ ہے تجھے ناز تو نادان ہی نکلا

افسوس کہ ابلیس کی پہچان ہی نکلا
شیطان کا فرزند بھی شیطان ہی نکلا

برباد تجھے عاشق اسلام کریں گے
آغاز کیا تو نے ہم انجام کریں گے

بالو پہ ترا خون بہا کر ہی رہیں گے
دنیا سے ترا نام مٹا کر ہی رہیں گے

ہم دشت میں طوفان اٹھا کر ہی رہیں گے
امریکہ کی بنیاد ہلا کر ہی رہیں گے

سر تیرا ترے شہر میں نیلام کریں گے
آغاز کیا تو نے ہم انجام کریں گے

مشہور ہیں دنیا میں شجاعت کیلئے ہم
جیتے ہیں فقط دین کی عظمت کے لئے ہم

مر جائیں گے ایماں کی حفاظت کے لئے ہم
ہیں آج بھی تیار شہادت کے لئے ہم

اب گھر میں نہیں قبر میں آرام کریں گے
آغاز کیا تم نے ہم انجام کریں گے

گجرات

جناب ڈاکٹر راحت اندوری

رستے لحاف اوڑھ کے شب گردیوں میں تھے
جلتے مکاں سلگتی ہوئی سردیوں میں تھے

میری جلی بجھی ہوئی آنکھیں گواہ ہیں
بستی جلانے والے بھی وردیوں میں تھے

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہارِ افسوس

بروفات فقیہ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی مظفر حسین صاحبؒ
سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم وقف سہارنپور (یوپی)

مولانا قاری احسان محسن صاحب قاسمی
ناظم اعلیٰ مدرسہ قاسم العلوم کھیسرہ

وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں
ایسا ملت میں کوئی مرشد اکبر ہے کہاں

جس کے دیدار سے اللہ کی یاد آتی تھی
روحِ ایمان کو بھی تازگی مل جاتی تھی

زندگی نورِ ہدایت سے نکھر جاتی تھی
ان کی ہر بات ہر ایک دل میں اتر جاتی تھی

آہ وہ حکمت و دانش کا سمندر ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

غم کے دریا میں ہے غرقاب سفینہ دل کا
کوئی منزل کا پتہ ہے نہ نشاں ساحل کا

راہبر ہے نہ کوئی خضر میری منزل کا
کوئی سلجھائے گا عقدہ بھی میری مشکل کا

Scanned by CamScanner

بحرِ حالات و مسائل کا شناور ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

صدمۂ ہجر میں ڈوبے ہوئے دیوانے ہیں
اب کہیں قلقل و مینا ہے نہ پیمانے ہیں

ساقیٔ بادۂ عرفاں ہے نہ مستانے ہیں
اب فقط بیخودی و کیف کے افسانے ہیں

آہ وہ پیرِ مغاں گردشِ ساغر ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

فقہ و تفسیر و احادیث و بلاغت کا امام
ناظمِ اعلیٰ مظاہر کا تھا اعلیٰ کیا مقام

زندگی بخش تھا ہر دل کے لئے ان کا کلام
حاکمِ وقت بھی کرتا تھا عقیدت سے سلام

اب تصوف کا وہ سرِعت قلندر ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

اپنے بگڑتے ہوئے حالات بتاؤں کس کو
دل میں ابھرے ہوئے جذبات دکھاؤں کس کو

ضبطِ غم توڑ کے خود روؤں رلاؤں کس کو
آج غم آفریں نغمات سناؤں کس کو

صاحبِ دل کی نگاہوں میں وہ منظر ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

Scanned by CamScanner

آج مولانا محمد بھی ہوتے ہیں مغموم
روح ارباب مظاہر سے خوشی ہے معدوم

کتنے افسردہ ہیں یعقوب ہے سب کو معلوم
ہوگئے سایۂ شفقت سے بھی اطہر محروم

سب سے رو رو کے یہ کہتے ہیں برادر ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

زیست میں اب کوئی راحت ہے نہ لذت باقی
رنگ و بو ہے نہ گلابوں میں لطافت باقی

دردِ دل کا نہیں اب مرہم الفت باقی
رہ گئی اب تو فقط سینے میں حسرت باقی

آج محسن شب تاریک کا اختر ہے کہاں
وہ میرا شیخ میری قوم کا رہبر ہے کہاں

اشک دامن میں

فیصل دیوبندی

رات بھر ان کا تصور ہے مرے خوابوں میں
اشک دامن میں ٹپکتے رہے برساتوں میں
اَدھ کھلے سے جو بٹن ہیں تیرے کرتے کے صنم
"اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں"

میں پہلے بھی مسلماں تھا

ڈاکٹر راحت اندوری

اذاں سنتا تھا، لیکن نیند کی دلدل میں رہتا تھا
میں پہلے بھی مسلماں تھا مگر بوتل میں رہتا تھا

جسے دے دی دعا وہ قیمتی مخمل میں رہتا تھا
مگر وہ خود ہمیشہ اِک پھٹے کمبل میں رہتا تھا

مجھے ماضی کی کالی ناگنیں ڈسنے کو آتی تھیں
میں پُرکھوں کی حویلی چھوڑ کے ہوٹل میں رہتا تھا

وہ دوہری شہریت رکھتا تھا کوئی اس سے کیا ملتا
کبھی دلی میں رہتا تھا، کبھی چمبل میں رہتا تھا

دھوئیں کے رنگ سے شہروں کی دیواروں پہ لکھا ہے
بہت محفوظ تھا انساں جب جنگل میں رہتا تھا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

حویلی ٹوٹ جاتی ہے

جناب منور رانا کلکتہ

بھروسہ مت کرو سانسوں کی ڈوری ٹوٹ جاتی ہے
چھتیں محفوظ رہتی ہیں حویلی ٹوٹ جاتی ہے

محبت بھی عجب شئے ہے کہ وہ پردیس میں روئے
تو فوراً ہاتھ کی اک آدھ چوڑی ٹوٹ جاتی ہے

کہیں کوئی کلائی ایک چوڑی کو ترستی ہے
کہیں کنگن کے جھٹکے سے کلائی ٹوٹ جاتی ہے

لڑکپن میں کئے وعدے کی قیمت کچھ نہیں ہوتی
انگوٹھی ہاتھ میں رہتی ہے منگنی ٹوٹ جاتی ہے

کسی دن پیاس کے بارے میں اس سے پوچھئے جس کی
کنوئیں میں بالٹی رہتی ہے رسّی ٹوٹ جاتی ہے

کبھی اک گرم آنسو کاٹ دیتا ہے چٹانوں کو
کبھی ایک موم کے ٹکڑے سے چھینی ٹوٹ جاتی ہے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ماں

جناب منور رانا کلکتہ

کسی کو گھر ملا حصے میں یا کوئی دوکاں آئی
میں گھر میں سب سے چھوٹا تھا مرے حصے میں ماں آئی

یہاں سے جانے والا لوٹ کر کوئی نہیں آیا
میں روتا رہ گیا لیکن نہ واپس جا کے ماں آئی

ادھورے راستے سے لوٹنا اچھا نہیں ہوتا
بلانے کے لئے دنیا بھی آئی تو کہاں آئی

کسی کو گاؤں سے پردیس لے جائے گی پھر شاید
اڑاتی ریل گاڑی ڈھیر سارا پھر دھواں آئی

مرے بچوں میں ساری عادتیں موجود ہیں میری
تو پھر ان بدنصیبوں کو نہ کیوں اردو زباں آئی

قفس میں موسموں کا کوئی اندازہ نہیں ہوتا
خدا جانے بہار آئی چمن میں یا خزاں آئی

گھروندے تو گھروندے ہیں چٹانیں ٹوٹ جاتی ہیں
اڑانے کے لئے آندھی اگر نام ونشاں آئی

کبھی اے خوش نصیبی میرے گھر کا رُخ بھی کر لیتی
اِدھر پہنچی اُدھر پہنچی، یہاں آئی وہاں آئی

Scanned by CamScanner

عدالت میں گواہی کے لئے

از: منور رانا کلکتہ

میں دہشت گرد تھا مرنے پہ بیٹا بول سکتا ہے
حکومت کے اشارے پر تو مُردا بول سکتا ہے

کئی چہرے ابھی تک منہ زبانی یاد ہے اس کو
کہیں تم پوچھ مت لینا وہ گونگا بول سکتا ہے

یہاں پر نفرتوں نے کیسے کیسے گل کھلائے ہیں
لٹی عصمت بتا دے گی دوپٹا بول سکتا ہے

حکومت کی تو جب چاہتی ہے یہ جلی بستی
عدالت پوچھنا چاہے تو ملبا بول سکتا ہے

عدالت میں گواہی کے لئے لاشیں نہیں آتیں
وہ آنکھیں بجھ چکی ہیں پھر بھی چشمہ بول سکتا ہے

سیاست اِن دِنوں انسان کے خون سے نہاتی ہے
گواہی کی ضرورت ہو تو دریا بول سکتا ہے

بہت سی کرسیاں اس ملک میں لاشوں پہ رکھی ہیں
یہ وہ سچ ہے جسے جھوٹے سے جھوٹا بول سکتا ہے

سیاست کی کسوٹی پر پرکھئے مت وفاداری
کسی دن انتقاماً میرا غصہ بول سکتا ہے

تمہیں خدا نے ہمارے لئے بنایا ہے

ڈاکٹر بشیر بدرؔ

وہ چاندنی کا بدن خوشبوؤں کا سایہ ہے
بہت عزیز ہمیں ہے مگر پرایا ہے

اتر بھی آؤ کبھی آسماں کے زینے سے
تمہیں خدا نے ہمارے لئے بنایا ہے

کہاں سے آئی یہ خوشبو یہ گھر کی خوشبو ہے
اس اجنبی کا اندھیرے میں کون آیا ہے

مہک رہی ہے زمیں چاندنی کے پھولوں سے
خدا کسی کی محبت پہ مسکرایا ہے

اسے کسی کی محبت کا اعتبار نہیں
اسے زمانے نے شاید بہت ستایا ہے

تمام عمر مرا دم اسی دھوئیں میں گھٹا
وہ اِک چراغ تھا میں نے اسے بجھایا ہے

☆☆☆

امیرِ شہر سے......!

عبداللہ راہیؔ دیوبندی

کلامِ تلخ سے دل میں شگاف مت کرنا
پڑوسیوں کو تم اپنے خلاف مت کرنا

تم آنسوؤں سے بجھا لینا تشنگی اپنی
سمندروں کا کبھی بھی طواف مت کرنا

کسی گناہ کا دل سے خیال جب گزرے
تم اپنے آپ کو ہرگز معاف مت کرنا

بجھاتے رہنا ہر اک گام نفرتوں کے چراغ
محبتوں سے کبھی انحراف مت کرنا

جواب دینے کی جرأت نہیں اگر راہیؔ
امیرِ شہر سے پھر اختلاف مت کرنا

Scanned by CamScanner

یہ نئے مزاج کا شہر ہے

ڈاکٹر بشیر بدر

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو کوئی شام گھر میں رہا کرو
وہ غزل کی سچی کتاب ہے اسے چپکے چپکے پڑھا کرو

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

ابھی راہ میں کئی موڑ ہیں کوئی آئے گا کوئی جائے گا
تمہیں جس نے دل سے بھلا دیا اسے بھولنے کی دعا کرو

مجھے اشتہار سی لگتی ہیں یہ محبتوں کی کہانیاں
جو کہا نہیں وہ سنا کرو جو سنا نہیں وہ کہا کرو

کبھی حُسنِ پردہ نشیں بھی ہو ذرا عاشقانہ لباس میں
جو میں بن سنور کے کہیں چلوں مرے ساتھ تم بھی چلا کرو

نہیں بے حجاب وہ چاند سا کہ نظر کا کوئی اثر نہ ہو
اسے اتنی گرمیٔ شوق سے بڑی دیر تک نہ تکا کرو

یہ خزاں کی زرد سی شال میں جو اُداس پیڑ کے پاس ہے
یہ تمہارے گھر کی بہار ہے اسے آنسوؤں سے ہرا کرو

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ایک پتھر کو تراشا ہے

حضرت مشیرؔ جھنجھانوی

یہ بھی کیا کم ہے اسے ہم نے وفائیں دی ہیں
ایک پتھر کو تراشا ہے ادائیں دی ہیں

ترے کوچے میں کبھی کوئی دریچہ نہ کھلا
ایسا لگتا ہے کہ صحرا میں صدائیں دی ہیں

دم بخود ہو کے جیا دل کو تڑپنے نہ دیا
زندگی میں نے تجھے سخت سزائیں دی ہیں

دوستو! قصۂ ماضی کی ضرورت کیا تھی
تم نے بجھتے ہوئے شعلوں کو ہوائیں دی ہیں

جب مرے سر کی بدولت اسے اعزاز ملا
میرے قاتل نے مجھے دل سے دعائیں دی ہیں

کیوں نہ ہو ناز مجھے تیشہ نوازی پہ مشیرؔ
کوہساروں نے مرے فن کو صدائیں دی ہیں

تیرا کرم ہے

جناب احمد ندیم قاسمی

کچھ نہیں سوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے
چھلک اٹھتا ہے مری روح میں سپنا تیرا
پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا کرم ہے
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

Scanned by CamScanner

کوٹھیاں نہیں ہوتیں

جناب راہی بستوی

اب کے دور میں ایسی غلطیاں نہیں ہوتیں
قتل کرنے والوں کو پھانسیاں نہیں ہوتیں

ہر طرف غریبوں کی بستیاں ہی جلتی ہیں
برق کے نشانے پر کوٹھیاں نہیں ہوتیں

اور ہوں گے جو تیری دھمکیوں سے ڈر جائیں
مرد کی کلائی میں چوڑیاں نہیں ہوتیں

لاکھ وہ کہیں لیکن کیسے آپ کے ہوں گے
برق کی چٹانوں پر کھیتیاں نہیں ہوتیں

کیسے نیند آئے گی ایسے باپ کو راہیؔ
بیٹیوں کی غربت میں شادیاں نہیں ہوتیں

پیسے کا زعم

جناب محشر آفریدی

تیری خطا نہیں کہ تو غصہ میں آگیا
پیسے کا زعم تھا ترے لہجے میں آگیا
سکہ اچھال کر کے تیرے پاس کیا بچا
تیرا غرور تو میرے کاسے میں آگیا

اپنے دشمن کو مہمان کیا

ڈاکٹر نواز دیو بندی

ہم نے عشق کی سب سے پہلی مشکل کو آسان کیا
دل خود کو دانا کہتا تھا دانا کو نادان کیا

ہم بھی کتنے سادہ دل ہیں کتنے بھولے بھالے ہیں
ہم نے اپنے دل میں اپنے دشمن کو مہمان کیا

ہم نے اپنے شعروں میں اس رہبر کو رہزن لکھا
جس نے منزل سے پہلے ہی منزل کا اعلان کیا

تب جا کر کچھ خواب سجائے اپنی سونی آنکھوں میں
ساری راتیں کالی کر لیں نیندوں کو قربان کیا

وہ موجود نہیں تھے پھر بھی ان سے بیٹھ کے باتیں کیں
شوقِ دید میں اکثر ہم نے آنکھوں کو حیران کیا

ہنس کے جلا جو، مجھ پہ مٹا جو، وہ پروانہ میرا ہے
شمع نے یہ اعلان کیا پر، صبح کے بعد اعلان کیا

اس کا کتنا بوجھ اتارا، در پر آ کر سائل نے
اور سخی یہ سوچ رہا ہے، سائل پر احسان کیا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

حشر میں پھر ملیں گے دوستو!

حشر میں پھر ملیں گے میرے دوستو!
بس یہی ہے مقام آخری

آج سے ختم دنیا کے سب سلسلے کہنا سب جیتے جی کے ہیں شکوے گلے
اب ہے قصہ تمام آخری شمع ڈھلنے کو ہے دم نکلنے کو ہے

حشر میں پھر ملیں گے میرے دوستو!
بس یہی ہے پیام آخری

رو چکے مل کے ماں باپ بھائی بہن مجھ کو نہلا کے پہنا دیا ہے کفن
اب ہے قصہ تمام آخری موت بھی دوستو آج حیرت میں ہے

حشر میں پھر ملیں گے میرے دوستو!
بس یہی ہے مقام آخری

میری میت کو دلہن بنانے لگے خوشبوؤں میں کفن کو بسانے لگے
ہو چکا انتظام آخری دوستو اب اٹھاؤ جنازہ مرا

حشر میں پھر ملیں گے میرے دوستو!
بس یہی ہے پیام آخری

کس قدر سنگ دل ہو کے فرما گئے مجھ کو زیر زمیں لوگ دفنا گئے
بس یہی ہے مقام آخری آخری دوستوں چین کی نیند سوتے رہو

حشر میں پھر ملیں گے میرے دوستو!
بس یہی ہے مقام آخری

☆☆

Scanned by CamScanner

صدیوں سے

جنابِ الطاف ضیاءؔ

طوفان میرے سر سے گزر کیوں نہیں جاتا
دریا مری کشتی میں اتر کیوں نہیں جاتا

صدیوں سے سیاست کی دلدل میں پھنسا ہوں
سورج مرے اندر کا اتر کیوں نہیں جاتا

اک آئینہ کیوں سامنا کرنے پہ بضد ہے
پتھر ہوں تو پھر مجھ سے وہ ڈر کیوں نہیں جاتا

تعبیر کے مخبر سے ہیں زخمی مری آنکھیں
میں خواب کی مانند بکھر کیوں نہیں جاتا

رہ رہ کے تیرا درد ضیاءؔ چیخ رہا ہے
احساس کے زینے سے اتر کیوں نہیں جاتا

☆☆☆

بھوک پیاس مٹانے کے واسطے

جنابِ الطاف ضیاءؔ

تنہائیوں کی گود میں پلنا پڑا مجھے
خود سے کلام کر کے بہلنا پڑا مجھے

سچائی خون مانگنے آئی تھی میرے گھر
شمشیرِ بے نیام پہ چلنا پڑا مجھے

بچوں کی بھوک پیاس مٹانے کے واسطے
سورج کی طرح روز نکلنا پڑا مجھے

پیچھے پڑی تھیں خواہشیں پرچھائی کی طرح
کچھ دور چل کے رستہ بدلنا پڑا مجھے

خوشیوں کا ہنستا کھیلتا دریا تھا میں مگر
غم کی سلگتی آگ میں جلنا پڑا مجھے

بے رنگ تھیں فضائیں ضیاءؔ ہر طرف یہاں
قوس قزح کے روپ میں ڈھلنا پڑا مجھے

Scanned by CamScanner

تتلیاں آواز دیتی ہیں

جناب الطاف ضیاءؔ

قفس میں ہوں مجھے آزادیاں آواز دیتی ہیں
میرے پر کھول دو پُروائیاں آواز دیتی ہیں

تمہاری یاد سے کب تک میں اپنے دل کو بہلاؤں
چلے آؤ میری تنہائیاں آواز دیتی ہیں

نہ جانے کس گھڑی کیسی خطائیں ہوگئیں آخر
ہمیں ہر موڑ پر رسوائیاں آواز دیتی ہیں

زیادہ دیر تک پردیس میں مَیں رُک نہیں سکتا
میرے بچوں کی ذمہ داریاں آواز دیتی ہیں

مجھے مت روکنا اس جگہ مری ضرورت ہے
میں نغمہ ہوں مجھے خاموشیاں آواز دیتی ہیں

ہوا خوشبو سے خالی ہے فضا میں بھی گھٹن سی ہے
کہاں ہیں پھول والے تتلیاں آواز دیتی ہیں

بہت اونچی عمارت سے اتر آؤ ضیاءؔ صاحب
تمہیں اب قبر کی گہرائیاں آواز دیتی ہیں

☆☆☆

Scanned by CamScanner

تیرے آنچل کا کنارا

جناب احمد ندیم قاسمی

نقش مٹتی ہوئی کرنوں کا ابھارا کس نے
بام گردوں سے کیا مجھ کو اشارہ کس نے

جانے بھٹکے ہوئے راہی پہ کسے رحم آیا
رات کے اونگھتے سایوں میں پکارا کس نے

تیری بھیگی ہوئی پلکوں پہ محبت کے سوا
ٹمٹماتے ہوئے تاروں کو اتارا کس نے

کشتی زیست کنارے سے لگی ہے شاید
عین طوفان میں دیا ورنہ سہارا کس نے

کلیاں روتی ہیں کہ بھنوروں نے انہیں تاکا
بھنورے حیران ہیں کلیوں کو نکھارا کس نے

یہ دھنک ہے تو عناصر کے فریبوں پہ نثار
ورنہ تھاما ترے آنچل کا کنارا کس نے

وطن سے چلے

از: بہادر شاہ ظفرؔ

جلایا یار نے ایسا کہ ہم وطن سے چلے
بطور شمع کے روتے اس انجمن سے چلے

نہ باغباں نے اجازت دی سیر کرنے کی
خوشی سے آئے تھے روتے ہوئے چمن سے چلے

Scanned by CamScanner

مرا شعر مکمل کر دو

ڈاکٹر بشیر بدرؔ........................

آگ لہرا کے چلی ہے اسے آنچل کر دو
تم مجھے رات کا جلتا ہوا جنگل کر دو

چاند سا مصرعہ اکیلا ہے مرے کاغذ پر
چھت پہ آجاؤ مرا شعر مکمل کر دو

میں تمہیں دل کی سیاست کا ہنر دیتا ہوں
اب اسے دھوپ بنا دو مجھے بادل کر دو

اپنے آنگن کی اُداسی سے ذرا بات کرو
نیم کے سوکھے ہوئے پیڑ کو صندل کر دو

تم نے انصاف کا مفہوم بدل ڈالا ہے
خوب منصف ہو کہ ہر شہر کو مقتل کر دو

آج کی رات برس جاؤ مرے آنگن میں
دھوپ میں سوئی ہوئی گھاس کو مخمل کر دو

ان دنوں باغ میں سناٹا بہت گہرا ہے
پھول سے بات کرو چڑیوں کو چنچل کر دو

تم مجھے چھوڑ کے جاؤ گے تو مر جاؤں گا
یوں کرو جانے سے پہلے مجھے پاگل کر دو

Scanned by CamScanner

ابھی دوستوں میں حسد نہیں

از:............ جناب انور جلالپوری

میں امینِ دولت عشق ہوں مرے پاس کوئی بھی دھن نہیں
میں زمیں پہ چاہے جہاں رہوں میرا اپنا کوئی وطن نہیں

مری جگنوؤں سے ہے دوستی، مجھے تتلیوں سے بھی پیار ہے
یہ جہاں ملے میں ٹھہر گیا، میں اسیر دشت چمن نہیں

مجھے غم نہیں کہ میں لٹ گیا فقط اعتبار پہ شہر میں
میں ہر ایک شخص پہ شک کروں، مرے گاؤں کا یہ چلن نہیں

ابھی کل تلک اسی شہر میں جو سخی تھا حاتم وقت تھا
مگر آج کیسی ہوا چلی وہی مر گیا تو کفن نہیں

مرے تازہ جرم کی منصفو! جو نئی ہو ایسی سزا چنو!
کہ یہ سولیاں مرا کھیل ہیں مجھے خوفِ دار و رسن نہیں

ابھی زندگی کی حقیقتیں، مرے یار تجھ پہ نہیں کھلیں
ابھی دوستوں میں حسد نہیں، ابھی دشمنوں میں جلن نہیں

ابھی ظلم حد سے بڑھا نہیں ابھی انقلاب میں دیر ہے
ابھی دل میں قوتِ ضبط ہے، ابھی زندگی میں گھٹن نہیں

میں سفر سمجھتا ہوں زیست کو مری موت منزلِ اولیں
یہی ایک بات ہے دوستو! مرے پاؤں میں جو تھکن نہیں

Scanned by CamScanner

وطن کی آواز

جناب ڈاکٹر ماجدؔ دیوبندی

خون میں ہاتھ ہوں رنگے جن کے ♦ ان کو ہرگز دعا نہیں ملتی
میرے گلشن کی ریت بھی ہے عجب ♦ قاتلوں کو سزا نہیں ملتی

♦♦ ♦ ♦♦

ماضی کی عظمتوں کا معیار کھو نہ جائے ♦ اسلاف کی امانت دستار کھو نہ جائے
حالات کا تقاضا کچھ بھی یہاں ہو ماجدؔ ♦ لیکن یہ دھیان رکھنا کردار کھو نہ جائے

♦♦ ♦ ♦♦

صاف ذہنوں کی آزمائش کی ♦ ملک کے ساتھ مل کے سازش کی
دیکھنا ہے نتیجہ کیا ہوگا ♦ چور نے چور کی سفارش کی

♦♦ ♦ ♦♦

دوسروں کو نہ غم دیا کرنا ♦ پیار دشمن سے بھی کیا کرنا
گھیرے جب تمہیں پریشانی ♦ آیت الکرسی پڑھ لیا کرنا

♦♦ ♦ ♦♦

اب زمیں کا بدن نہ چھوڑیں گے ♦ یعنی ہرگز کفن نہ چھوڑیں گے
اپنا ایماں ہے یہی ماجدؔ ♦ مر کے بھی ہم وطن نہ چھوڑیں گے

♦♦ ♦ ♦♦

سب سیاسی فریب ہے ورنہ ♦ تر ہمارے لہو سے دامن ہے
دوستی کیا نبھائے گا ہم سے ♦ جو ازل سے ہمارا دشمن ہے

قلب کی آواز

جناب جاں نثار اختر..........................

میں کوئی شعر نہ بھولے سے کہوں گا تجھ پر ♦ فائدہ کیا جو مکمل تیری تحسین نہ ہو
کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمال ♦ سوچتا ہوں کہ ترے حسن کی توہین نہ ہو

ردِ عمل

جناب ساحرؔ لدھیانوی..........................

چند کلیاں نشاط کی چُن کر ♦ مدتوں محو یاس رہتا ہوں
تیرا ملنا خوشی کی بات سہی ♦ تجھ سے مل کر اداس رہتا ہوں

جوتوں کا کمال

پروفیسر وسیمؔ بریلوی..........................

یہ ظلم کا نہیں مظلومیت کا غصہ تھا ♦ کہ جس نے حوصلہ متزلزل ولا زوال کیا
ہزار سر کو بچا یا مگر لگا منہ پر ♦ ذرا اک جوتے کے تیور نے کیا کمال کیا

گورے سورج نے

ڈاکٹر راحتؔ اندوری..........................

پھول جیسے مخملی تلووں میں چھالے کر دیئے
گورے سورج نے ہزاروں جسم کالے کر دیئے
پیاس اب کیسے بجھے گی ہم نے خود ہی بھول سے
میکدے کم ظرف لوگوں کے حوالے کر دیئے

Scanned by CamScanner

بھروسہ

ڈاکٹر راحت اندوری..................

مجھے بھروسہ ہے بہت اپنے لہو کے قطروں پر
میں نیزے نیزے سے تیرا حساب کردوں گا
مجھے تو کانچ کی بوتل میں قید رکھ ورنہ
تمام شہر کا پانی شراب کردوں گا

دہشت گرد

ڈاکٹر راحت اندوری..................

مسیحا درد کے ہمدرد ہو جائیں تو کیا ہوگا
رواداری کے جذبے سرد ہو جائیں تو کیا ہوگا
یہ لاکھوں کروڑوں جو پانچ وقتوں کے نمازی ہیں
اگر سچ مچ میں ہی دہشت گرد ہو جائیں تو کیا ہوگا

سیاسی لوگ

جمنا پرشاد..................

ندی کے گھاٹ پر بھی گر سیاسی لوگ بس جائیں
تو پیاسے ہونٹ ایک اِک بوند پانی کو ترس جائیں
غنیمت ہے کہ موسم پر حکومت چل نہیں سکتی
نہیں تو سارے بادل اِن کے کھیتوں میں برس جائیں

Scanned by CamScanner

حقیقت

جناب جوہرؔ کانپوری

اس کا اسلام سے رشتہ تو نہیں ہو سکتا
جس نے عورت پہ ستم ڈھا کے قیامت کی ہے
چودہ سو سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھو
ہم نے جنگوں میں بھی عورت کی حفاظت کی ہے

قدیم گھرانے

جناب جوہرؔ کانپوری

زمینوں میں زمانہ سونا چاندی زر دباتا ہے
مگر وہ پاؤں کے نیچے مہ و اختر دباتا ہے
محبت آج بھی زندہ ہے ان کچے گھرانوں میں
میرا بیٹا بڑا ہو کر بھی میرا سر دباتا ہے

USSAMAD RASHID
(Saharanpur)

خیریت

جناب جوہرؔ کانپوری

ہماری خیریت سب لوگ یوں پوچھا نہیں کرتے
اگر پہچان ہم اپنی الگ پیدا نہیں کرتے
بغل والو کو تم نے ہائے کس دل سے جلا ڈالا
پڑوسی پر تو کتے بھی کبھی حملہ نہیں کرتے

Scanned by CamScanner

جذبہ

پروفیسر وسیم بریلوی

کسی مقصد پہ مرمٹنے کی دھن کچھ اور ہوتی ہے
جہاں جذبہ ہی جذبہ ہو سیاست لڑ نہیں سکتی
غرورِ وقت تیری بے بسی کس روز سمجھے گی
فقیری سے کوئی دنیا کی طاقت لڑ نہیں سکتی

حکومت

شاہد نور کلکتہ

گھروں سے حسن، بچوں سے شرارت چھین لیتی ہے
غریبی حد سے بڑھ جائے تو عزت چھین لیتی ہے
وطن سے دور اس کے نام کا ڈنکا سا بجتا ہے
یہاں اردو سے اس کا حق حکومت چھین لیتی ہے

مرے رسول ﷺ کا دامن

خالد زاہد مظفر نگری

سارے دروں کو چھوڑ کے ایک در پہ پڑ کے دیکھ
پانی ضرور نکلے گا ایڑی رگڑ کے دیکھ
کوئی ابولہب نہ مٹا پائے گا تجھے
پاگل مرے رسول ﷺ کا دامن پکڑ کے دیکھ

Scanned by CamScanner

القاعدہ

خالد زاہد مظفر نگری..............................

میں نے ہی حاکموں کو جگایا تھا، نیند سے
مجھ پر ہی بم دھماکے کا الزام آگیا
بغدادی قاعدہ تھا مرے ہاتھ میں فقط
القاعدہ کے ساتھ مرا نام آگیا

قاتل چلا ہے

خالد زاہد مظفر نگری..............................

اپنی درندگی کی نئی شکل ڈھالنے
اہل وفا کے زخموں پہ تیزاب ڈالنے
مظلوم و بے گناہوں کو شعلوں میں جھونک کر
قاتل چلا ہے امن کی ریلی نکالنے

اہل ستم

جناب ہاشم فیروز آبادی..............................

ہے جوشِ حق تکبر باطل سے محو جنگ
اب جیت ہار میرے خدا تیرے ہاتھ ہے
ہرگز ڈرا نہ پائیں گے اہل ستم مجھے
مجھ کو یقیں ہے تیرا کرم میرے ساتھ ہے

Scanned by CamScanner

ولیمہ ہوگیا

ڈاکٹر اعجاز پاپولر میرٹھی..........................

دوستوں کے بیچ میں پھر تماشہ بن گئے
آج دل کے سارے ارمانوں کا قیمہ ہوگیا
اپنی محبوبہ کو ملوا کر اسے پچھتائے ہم
تین دن بعد ہی لڈن کا ولیمہ ہوگیا

قطعہ

ڈاکٹر نواز دیوبندی..........................

مظلوم کی آہوں کے نشانے نہیں بیٹھے
ظالم کے ابھی ہوش ٹھکانے نہیں بیٹھے
گو وقت نے ایسے بھی مواقع ہمیں بخشے
ہم پھر بھی بزرگوں کے سرہانے نہیں بیٹھے

عظمت

محترمہ مینا نقوی..........................

وفا کی درس گاہوں میں محبت کے نصابوں کو
حفاظت سے رکھا ہے ہم نے بوسیدہ کتابوں کو
تصور میں بھی ٹھہرے ہوئے ہیں دل نشیں منظر
ابھی تعبیر نے عظمت کہاں بخشی ہے خوابوں کو

Scanned by CamScanner

غربت چلی گئی

جناب راہی بستوی..............................

جس کے بھی دل سے ماں کی محبت چلی گئی
سمجھو کہ اس کے ہاتھ سے جنت چلی گئی
آنے لگے ہیں گھر میں میرے احباب کے قدم
لگتا ہے میرے گھر سے بھی غربت چلی گئی

دو چار برس

جناب منور رانا..............................

میں اس درجہ مصائب کے جہنم میں جلا ہوں
اب کوئی بھی موسم ہو پسینہ نہیں آتا
حالات نے چہرے کی چمک چھین لی ورنہ
دو چار برس میں تو بڑھاپا نہیں آتا

جرم

جناب حفیظ میرٹھی..............................

سب مجھ پہ مہر جرم لگاتے چلے گئے
میں سب کو اپنے زخم دکھانے میں رہ گیا
وہ وقت کا جہاز تھا کرتا لحاظ کیا
میں دوستوں سے ہاتھ ملانے میں رہ گیا

ہمارا شجرہ

ڈاکٹر راحت اندوری

یہ الگ بات کہ خاموش کھڑے رہتے ہیں
پھر بھی جو لوگ بڑے ہیں وہ بڑے رہتے ہیں
ایسے درویشوں سے ملتا ہے ہمارا شجرہ
جن کے جوتوں میں کئی تاج پڑے رہتے ہیں

قلم رکھا ہے

جناب جوہر کانپوری

ہم تو شاعر ہیں دھڑکتا ہوا دل رکھتے ہیں
ہم نے خنجر نہیں ہاتھوں میں قلم رکھا ہے
ہم اسی شہر کو گلزار بنا سکتے ہیں
تم نے جس شہر کی بنیاد میں بم رکھا ہے

تاج

جناب جوہر کانپوری

ملا ہے تاج تو اتنی زیادہ تمکنت مت رکھ
کبھی یہ تاج اترتے ہی بدن پر سر نہیں رہتا
تجھے اک روز آنا ہی پڑے گا تخت سے نیچے
ہمیشہ تو یہ سورج بھی بلندی پر نہیں رہتا

Scanned by CamScanner

دعا

ذکی انجم صدیقی دیوبندی

دل کے جذبات کو شوریدہ سمندر کردے
میرے مولا! مجھے غالبؔ سا سخنور کردے
یا تو خود ٹوٹ کے پھل آئیں میرے دامن میں
یا مرے قد کو تو شاخوں کے برابر کردے

اعتراف

ذکی انجم صدیقی دیوبندی

کوئی بھی کامیابی ہو نٹھلے تک نہیں جاتی
خوشی اس واسطے تیرے محلے تک نہیں جاتی
مجھے اپنا ہی سر شانوں پہ اپنے بوجھ لگتا ہے
اگر کچھ دیر پیشانی مصلّے تک نہیں جاتی

کشمکش

ذکی انجم صدیقی دیوبندی

بڑے وقار بڑی آن بان والے ہیں
یہ لوگ وہ ہیں جو کچے مکان والے ہیں
لرز رہے ہیں مرے ہاتھ وار کرتے ہوئے
مخالفوں میں مرے خاندان والے ہیں

Scanned by CamScanner

ظلم

ذکی انجم صدیقی دیوبندی

جو بم پھینکے گئے ہم پر جو ہم پر گولیاں برسیں
خدا کے واسطے اس ظلم کی روداد لکھ دینا
تمہیں فرعون کے جب ظلم کی تاریخ لکھنی ہو
ہمارے خون کی سرخی سے تم بغداد لکھ دینا

مکتب کا ایک بچہ

جناب دل خیرآبادی

ہماری پھر امامت کے، پلٹ کر دور آئیں گے
مصلیٰ تم بچھاؤ گے، نمازیں ہم پڑھائیں گے
یہ بولا پنجوں پر ہو کر کھڑا، مکتب کا ایک بچہ
لگے گی ایک کو پھانسی، تو سو صدام آئیں گے
بلندی لاکھ حاصل ہو، جھکا کر اپنا سر چلنا
بہت تن کر جو چلتے ہیں، کسی دن لڑکھڑائیں گے

قریبِ دل

ذکی ماہر دیوبندی

مرے ہونٹوں پہ جس کی مسکراہٹ روز آتی ہے
قریب دل کوئی چلتا ہے آہٹ روز آتی ہے
خدا کی حمد کرنے میں پرندے ہم سے بہتر ہیں
کوئی موسم ہو ان کی چہچہاہٹ روز آتی ہے

Scanned by CamScanner

تاج محل

از: جناب ساحر لدھیانوی

تاج تیرے لئے اک مظہر الفت ہی سہی
تجھ کو اس وادیٔ رنگیں سے عقیدت ہی سہی
میری محبوب! کہیں اور ملا کر مجھ سے

بزم شاہی میں غریبوں کا گزر، کیا معنی؟
ثبت جس راہ پہ ہوں سطوت شاہی کے نشاں
اس پہ الفت بھری روحوں کا سفر، کیا معنی؟

میری محبوب! پس پردۂ تشہیر وفا
تو نے سطوت کے نشانوں کو تو دیکھا ہوتا
مردہ شاہوں کے مقابر سے بہلنے والی
اپنے تاریک مکانوں کو تو دیکھا ہوتا

اَن گنت لوگوں نے دنیا میں محبت کی ہے
کون کہتا ہے کہ صادق نہ تھے جذبے ان کے
لیکن ان کے لئے تشہیر کا سامان نہیں
کیوں کہ وہ لوگ بھی اپنی ہی طرح مفلس تھے

یہ عمارات و مقابر، یہ فصلیں، یہ حصار
مطلق الحکم شہنشاہوں کی عظمت کے ستون
سینۂ دہر کے ناسور ہیں، کہنہ ناسور
جذب ہے ان میں ترے اور مرے اجداد کا خون

Scanned by CamScanner

مری محبوب انہیں بھی تو محبت ہوگی
جن کی صناعی نے بخشی ہے اسے شکل جمیل
ان کے پیاروں کے مقابر رہے بے نام نمود
آج تک ان پہ جلائی نہ کسی نے قندیل

یہ چمن زار یہ جمنا، یہ جمنا کا کنارا، یہ محل
یہ منقش در و دیوار، یہ محراب، یہ طاق
اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق

میری محبوب! کہیں اور ملا کر مجھ سے

وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتا

پروفیسر وسیم بریلوی

تحریر سے ورنہ مری کیا ہو نہیں سکتا
اک تو ہے جو لفظوں میں ادا ہو نہیں سکتا

آنکھوں میں خیالوں میں جو سانسوں میں بسا ہے
چاہے بھی تو مجھ سے وہ جدا ہو نہیں سکتا

جینا ہے تو یہ جبر بھی سہنا ہی پڑے گا
قطرہ ہوں سمندر سے خفا ہو نہیں سکتا

گمراہ کئے ہوں گے کئی پھول سے جذبے
ایسے تو کوئی راہنما ہو نہیں سکتا

قد میرا بڑھانے کا اسے کام ملا ہے
جو اپنے ہی پیروں پہ کھڑا ہو نہیں سکتا

اے پیار! ترے حصے میں آیا تری قسمت
وہ درد جو چہروں سے ادا ہو نہیں سکتا

قطعہ

از: .... عمر دراز خاں عمرؔ دیوبندی

جب موت و زندگی میں عمر کشمکش بڑھی
کر کر کے لوگ سارے جتن دیکھتے رہے

عمرِ دراز کا مری جن کو یقین تھا
منہ سے ہٹا ہٹا کے کفن دیکھتے رہے

Scanned by CamScanner

تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ

محترمہ شبینہ ادیب کانپوری

میری امید میرا پیار میری آس رہو
تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میرے پاس رہو

روزی روٹی کے لئے اپنا وطن مت چھوڑو
جس کو سینچا ہے لہو سے وہ چمن مت چھوڑو
جا کے پردیس میں چاہت کو ترس جاؤ گے
ایسی بے لوث محبت کو ترس جاؤ گے
پھول پردیس میں چاہت کا نہیں کھلتا ہے
عید کے دن بھی گلے کوئی نہیں ملتا ہے

میری امید میرا پیار میری آس رہو
تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میرے پاس رہو

میں کبھی تم سے کروں گی نہ کوئی فرمائش
عیش و آرام کی جاگے گی نہ دل میں خواہش
فاطمہ بی بیؓ کی باندی ہوں بھروسہ رکھو
میں تمہارے لئے جیتی ہوں بھروسہ رکھو
لاکھ دُکھ درد ہوں ہنس ہنس کے گزر کر لوں گی
پیٹ پر باندھ کے پتھر بھی بسر کر لوں گی

Scanned by CamScanner

میری امید میرا پیار میری آس رہو
تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میرے پاس رہو

تم اگر جاؤ گے پردیس سجا کر سپنا
اور جب آؤ گے چمکا کے مقدر اپنا
میرے چہرے کی چمک خاک میں مل جائے گی
میری زلفوں سے یہ خوشبو بھی نہیں آئے گی
ہیرے اور موتی پہن کر بھی نہ سج پاؤں گی
سرخ جوڑے میں بھی بیوہ سی نظر آؤں گی

میری امید میرا پیار میری آس رہو
تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میرے پاس رہو

دردِ فرقت غمِ تنہائی نہ سہہ پاؤں گی
میں اکیلی کسی صورت بھی نہ رہ پاؤں گی
میرے دامن کے لئے باغ میں کانٹے نہ چنو
تم نے جانے کی اگر ٹھان لی دل میں تو سنو
اپنے ہاتھوں سے مجھے زہر پلا کر جانا
میری مٹی کو بھی مٹی میں ملا کر جانا

میری امید میرا پیار میری آس رہو
تم مجھے چھوڑ کے مت جاؤ میرے پاس رہو

☆☆☆

Scanned by CamScanner

دہشت گردی کا انجام

جناب جوہرؔ کانپوری

ہے ہمیں امن پرندے سے بہت ہمدردی
چاہتے ہم بھی ہیں مٹ جائے یہ دہشت گردی

خون انسانیت اسلام کو منظور نہیں
ظلم ڈھانا کسی مذہب کا بھی دستور نہیں

ہر کسی شخص پہ یونہی نہیں الزام دھرو
کون مجرم ہے زمانے کو یہ ثابت تو کرو

بھائی مجرم ہے تو اس کو نہ سہارا دیں گے
اہل ایماں ہیں ہم ساتھ تمہارا دیں گے

جو کہا ہم نے وہی کر کے دکھا سکتے ہیں
اپنے دامن کو بھی ہم آگ لگا سکتے ہیں

غلط اقدام پہ چپ بھی نہیں رہنا ہے ہمیں
شاعر وقت ہیں تم سے یہی کہنا ہے ہمیں

عام انسانوں کی راہوں کو نہ دشوار کرو
تم بہادر ہو تو مجرم کو گرفتار کرو

Scanned by CamScanner

نعرہ

مشیر جھنجھانوی..........

دشمن امن وسکوں کی بزدلی معلوم ہے
ہم کسی عالم میں بھی دنیا سے ڈر سکتے نہیں
اب ہمارے دیش کا نعرہ یہی ہے اے مشیرؔ
فتح کر سکتے ہیں لیکن صلح کر سکتے نہیں

ڈینگو بخار ہے

سکندر حیات گڑبڑ..........

راتوں کی نیند اڑ گئی دن کا گیا سکون
اتنی تپش کہ جنوری لگنے لگا ہے جون
آنکھیں ہیں سرخ سرخ تو چہرہ بھی زرد ہے
ٹوٹا ہے انگ انگ تو سینے میں درد ہے
دھڑکن بھی دل کی بڑھ گئی من بے قرار ہے
پوچھا جو اک حسینہ سے کیا یہ ہی پیار ہے
سن کر مرا سوال وہ شرما کے رہ گئی
بیساختہ جواب میں اٹھلا کے رہ گئی

مالک ہی بس جناب کا پروردگار ہے
مجھ کو تو شک ہے آپ کو ڈینگو بخار ہے

Scanned by CamScanner

پسندیدہ اشعار

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

ذوق دہلویؔ

عمر بھر کوچہ و بازار میں برباد کیا
مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا

شورشؔ کاشمیری

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

....

رونق بزم تھی وابستہ تمہارے دم سے
تم نہ ہوں گے تو بہت یاد کرے گی دنیا

....

جسم تو خاک ہے خاک میں مل جائے گا
میں بہر حال کتابوں میں ملوں گا تم کو

ہوشؔ نعمانی

تجھے کیسے نہ یہ علم ہو سکا بڑی دور تک یہ خبر گئی
تیرے ہی شہر کی شاعرہ تیرے انتظار میں مر گئی

ممتاز نسیم

قاتل ہی مسیحا ہے قاتل ہی سپاہی ہے
شیشے کی عدالت میں پتھر کی گواہی ہے

....

Scanned by CamScanner

دشمن کی سمت ایک ذرا مسکرا کے دیکھ
اس حربۂ لطیف کو بھی آزما کے دیکھ

جوش ملیح آبادی

حیات جس کی امانت تھی اس کو لوٹا دی
میں آج چین سے سوتا ہوں پاؤں پھیلا کر

حفیظ میرٹھی

مری عبادتوں کا لطف مسلکوں میں بٹ گیا
جو مستند امام تھے وہ منبروں پہ سو گئے

عزم شاکری

لڑکیوں کے دُکھ عجب ہوتے ہیں سکھ اس سے عجب
ہنس رہی ہیں اور کاجل بھیگتا ہے ساتھ ساتھ

پروین شاکر

قلم کو جنبش دینے کی تم تکلیف مت کرنا
منافق عہد کے لوگو! مجھے تصنیف مت کرنا

اسلم حنیف

رنگ دکھلاتی ہے کیا کیا عمر کی رفتار بھی
بال چاندی ہو گئے سونا ہوئے رخسار بھی

ناصر کاظمی

عیش کوشی بن گئی وجہِ زوالِ سلطنت
بے حسی کتنے شہنشاہوں کی عظمت کھا گئی

انور جلالپوری

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

علامہ محمد اقبال

Scanned by CamScanner

وہی کانچ کا قصر روبرو وہی تخت ہے وہی تاج ہے
وہی سنگ بار جنونیت نہ قرار کل تھا نہ آج ہے

پروفیسر عزیز احمد

نہ جانے بادلوں کے درمیاں کیا سازش ہوئی
میرا گھر مٹی کا تھا میرے ہی گھر بارش ہوئی

قلم والو سیاسی ظلم کی روداد لکھ دینا
قیامت جب بھی لکھنا ہو احمد آباد لکھ دینا

ڈاکٹر راحتؔ اندوری

ذرا وصال کے بعد آئینہ تو دیکھ اے دوست!
ترے جمال کی دوشیزگی نکھر آئی

فراق گورکھپوری

مرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

افتخار عارفؔ

مرجھا کے کالی جھیل میں گرتے ہوئے بھی دیکھ
سورج ہوں، میرا رنگ مگر دن ڈھلے بھی دیکھ

شکیبؔ جلالی

وہ کہیں جان نہ لے ریت کا ٹیلہ ہوں میں
میرے کاندھوں پہ ہے تعمیر عمارت اس کی

شہزاد احمدؔ

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے
درد پھولوں کی طرح مہکے اگر تو آئے

ضیاءؔ جالندھری

Scanned by CamScanner

کسی جھوٹی وفا سے دل کو بہلانا نہیں آتا
مجھے گھر کاغذی پھولوں سے مہکانا نہیں آتا

عدیم ہاشمی

ایسی اللہ کی رحمت نہیں دیکھی میں نے
ماں سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی میں نے

ڈاکٹر کلیم قیصر

تمہیں جب کبھی ملیں فرصتیں، مرے دل سے بوجھ اتار دو
میں بہت دنوں سے اداس ہوں مجھے کوئی شام ادھار دو

اعتبار ساجد

مجھ کو گناہگار کہے اور سزا نہ دے
اتنا بھی اختیار کسی کو خدا نہ دے

پروفیسر وسیم بریلوی

وہ اردو کا مسافر ہے یہی پہچان ہے اس کی
جہاں سے بھی گزرتا ہے سلیقہ چھوڑ جاتا ہے

دانش عامری

پھول چننے میں کانٹے ملے انگلیوں میں چبھن رہ گئی
مدتوں سے ہیں پردیس میں صرف یادِ وطن رہ گئی

حسن کاظمی

دعا دیتی ہیں راہیں آج تک مجھ آبلہ پا کو
مرے قدموں کی گلکاری بیاباں سے چمن تک ہے

مجروح سلطان پوری

یہ دل نہیں نور کا ہے شعلہ کسی سے اس کو ضرر نہیں ہے
مثال برق و شرر ہے لیکن مزاج برق و شرر نہیں ہے

ناطق گلاؤٹھی

Scanned by CamScanner

گیت (عورت)

جناب راہی بستوی

تیرے پائل کی جھنکار ارے بابا نا بابا
تجھے کون کرے گا پیار ارے رے بابا نا بابا

تو گھر آنگن کی عزت تھی پہلے اس گھر کی زینت تھی
تجھ سے دنیا آباد ہوئی تو ہی پہلے برباد ہوئی
بکتی ہے کھلے بازار ارے بابا نا بابا
تجھے کون کرے گا پیار ارے بابا نا بابا

کہیں ماں ہے کہیں بیٹی بن کر بیوی ہے تو گھر گھر
قدموں میں تیرے جنت آئی پھر بھی نہ تجھے غیرت آئی
یہ روپ تیرا سنگار ارے رے بابا نا بابا
تجھے کون کرے گا پیار ارے رے بابا نا بابا

کچھ اپنے جوانوں کی غفلت کر بیٹھے جوانی میں الفت
خوشیوں کا محل آباد کیا لیکن خود کو برباد کیا
اور کتنے ملے بیمار ارے رے بابا نا بابا
تجھے کون کرے گا پیار ارے رے بابا نا بابا

اچھے اچھے گر جاتے ہیں بس ایک تیری انگڑائی میں
ایک لمحے میں ڈس لیتی ہے ناگن بن کر پروائی میں
تیرا کون بنے گا یار ارے رے بابا نا بابا

Scanned by CamScanner

تجھے کون کرے گا پیار ارے رے بابا نا بابا

تو گھر میں دلہن بن کر آئی پہلے تو بہت کچھ شرمائی
اب گھوم رہی ہے سڑکوں پر کوئی سنگ چلے پکچر سکچر
تیرا ہر دن ہے اتوار ارے رے بابا نا بابا
تجھے کون کرے گا پیار ارے رے بابا نا بابا

نینوں کی چلا کر مدھوشالا راہی کو بھی پاگل کرڈالا
تسبیح گری ملا کی میرے پنڈت کی مرے چھوٹی مالا
تیرے عشق کا ہے یہ ویوپار ارے رے بابا نابابا
تجھے کون کرے گا پیار ارے رے بابا نا بابا

تمہارے شہر میں

از:............جناب منور رانا کلکتہ

ہر ایک چہرہ یہاں پر گلال ہوتا ہے
تمہارے شہر میں پتھر بھی لال ہوتا ہے

کبھی کبھی تو مرے گھر میں کچھ نہیں ہوتا
مگر جو ہوتا ہے رزق حلال ہوتا ہے

کسی حویلی کے اوپر سے تو مت گزر چڑیا
یہاں چھتیں نہیں ہوتی ہیں جال ہوتا ہے

یہیں پہ امن کی تبلیغ روز ہوتی ہے
یہیں پہ روز کبوتر حلال ہوتا ہے

میں اپنے آپ کو سید تو لکھ نہیں سکتا
اذان دینے سے کوئی بلالؓ ہوتا ہے

♦♦♦♦ ♦♦ ♦♦♦♦

اسی گلی میں وہ بھوکا کسان رہتا ہے
یہ وہ زمیں ہے جہاں آسمان رہتا ہے

ہمیں حریفوں کی تعداد کیوں بتاتے ہو
ہمارے ساتھ بھی بیٹا جوان رہتا ہے

Scanned by CamScanner

اے میری جانِ غزل

جناب الطاف ضیاء

اے میری جانِ غزل اے میری جانِ غزل
کوئی ملتا ہی نہیں تیری طرح تیرا بدل

تیری آنکھیں ہیں یا کوئی جادو
تیری باتیں ہیں یا کوی خوشبو
کوئی جھونکا ہے یا تیرے گیسو

جب بھی سوچوں تجھے دل میرا جاتا ہے مچل
اے میری جانِ غزل اے میری جانِ غزل

تیری یادوں میں روز روتا ہوں
صبح ہوتی ہے تب میں سوتا ہوں
تجھ کو پانے میں خود کو کھوتا ہوں

تو مجھے اپنا بنا لے یا مرے دل سے نکل
اے میری جانِ غزل اے میری جانِ غزل

ہر سو بجتی ہے شہنائی
خوشبو بنتی ہے پروائی
جب تو لیتی ہے انگڑائی

Scanned by CamScanner

خوشبو دے تیرا بدن جیسے کوئی تازہ کنول
اے میری جانِ غزل اے میری جانِ غزل

پاگل کردے گی تنہائی
کیسے سہوں میں تیری جدائی
اب تو آجاؤ ہرجائی

بن تیرے میرا گزرتا نہیں ایک بھی پل
اے میری جانِ غزل اے میری جانِ غزل

میں تیرا دل ہوں تو دھڑکن ہے
میں چہرہ ہوں تو درپن ہے
میں پیاسا ہوں تو ساون ہے

میں تیرا شاہجہاں تو میری ممتاز محل
اے میری جانِ غزل اے میری جانِ غزل

ایک ولی سے پوچھا

ذکی ماہر دیوبندی........................

مسئلوں کا حل نکالیں آرزو کرنے لگے
ہم خود اپنی ذات سے ہی گفتگو کرنے لگے
اک ولی سے پوچھا کیسے صاف ہوں روح و بدن
کچھ نہ بولے اور وہ اٹھ کر وضو کرنے لگے

Scanned by CamScanner

گجرات کا منظر

محترمہ شبینہ ادیب کانپوری

خون میں ڈوبا امن کا پیکر دیکھا ہے
زخمی زخمی ایک کبوتر دیکھا ہے
جلتی حویلی جلتا چھپر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

نام میرا مظلوم ہے میں ایک لڑکی ہوں
جو دیکھا ہے میں نے وہ بتلاتی ہوں
گھر گھر آگ لگائی ہے غداروں نے
عزت لوٹی دھرم کے ٹھیکے داروں نے

دھرتی پہ شیطان کا لشکر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

شرم سے گردن خم کر دی حیوانوں نے
ایسا گھنونا کھیل رچا انسانوں نے
کوئی درندہ بھی نہ کرے وہ کام کیا
ماں کے پیٹ کو چیر کے بچہ مار دیا

معصوموں کو تلواروں پر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

آئینوں کے تاک میں سب پتھر دل تھے
وردی میں بھی مظلوم کے قاتل تھے
بچے پیر جوانوں کے سر کاٹ دیئے
انسانوں کے خون سے دریا پاٹ دیئے

آنکھوں نے لاشوں کا سمندر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

جس نے دیکھا ہے منظر آگ اُگتا ہوا
جس نے دیکھا گھر والوں کو جلتا ہوا
بہہ کے شعلے وہ بھی نکل آئے نہ کہیں
رُخ تصویر کا الٹا ہو جائے نہ کہیں

شیشے کی آنکھ میں پتھر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

اپنی بے چین پلکوں سے

محترمہ شبینہ ادیب.....................................

تو کسی راستے کا مسافر رہے تیری ایک اک ٹھوکر اٹھالاؤں گی
اپنی بے چین پلکوں سے چن چن کے میں تیرے راستے کا ہر پتھر اٹھالاؤں گی
آنسوؤں کا یہ موسم چلا جائے گا میرے لب پر تبسم بھی آجائے گا
مجھ کو دل کی زمین سے جو آواز دو آسمان اپنے سر پر اٹھالاؤں گی

Scanned by CamScanner

ترانہ ہندی

شاعر اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؔ (لاہور)

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا، ہم سایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں، اُس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے، رشک جناں ہمارا

اے آب رودِ گنگا، وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترے ترے کنارے، جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا، آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمار

یونان و مصر وروما، سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی، نام ونشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی، مِٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن، دورِ زماں ہمارا

اقبالؔ کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

Scanned by CamScanner

ترانہ دارالعلوم دیوبند

نتیجہ فکر: حضرت مولانا ریاست علی ظفر بجنوری (استاد حدیث دارالعلوم دیوبند)

یہ علم وہنر کا گہوارہ، تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اِک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے
خود ساقی کوثر نے رکھی، میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے، دیوانوں کی روداد یہاں
جو وادیٔ فاراں سے اُٹھی، گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لئے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں
برسا ہے یہاں وہ ابرِ کرم، اُٹھا تھا جو سوئے یثرب سے
اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے
کہسار یہاں دب جاتے ہیں، طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخِ فقیری کے آگے، شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں
ہر بوند ہے جس کی امرت جل، یہ بادل ایسا بادل ہے
سو ساگر جس سے بھر جائیں، یہ چھاگل ایسا چھاگل ہے
مہتاب یہاں کے ذرّوں کو ہر رات منانے آتا ہے
خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے
یہ صحن چمن ہے برکھا رُت، ہر موسم ہے برسات یہاں
گل بانگ سحر بن جاتی ہے، ساون کی اندھیری رات یہاں
اسلام کے اس مرکز سے ہوئی، تقدیس عیاں آزادی کی

Scanned by CamScanner

اِس بام حرم سے گونجی ہے سو بار اذاں آزادی کی
اِس وادیٔ گل کا ہر غنچہ، خورشید جہاں کہلاتا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے، وہ پیر مغاں کہلاتا ہے
اِس بزم ولی اللہی میں، تنویر نبوت کی ضو ہے
جو شمع یقیں روشن ہے یہاں، وہ شمع حرم کی پرتو ہے
یہ مجلس مے وہ مجلس ہے، خود فطرت جس کی قاسم ہے
اُس بزم کا ساقی کیا کہیے، جو صبح ازل سے قائم ہے
جس وقت کسی یعقوبؔ کی لے اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے
ذرّوں کی ضیا خورشید جہاں، کو ایسے میں شرماتی ہے
عابدؔ کے یقیں سے روشن ہے، سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا، اخلاص کا ایسا تاج محل
یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمودؔ بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرّے ذرّے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے
ہے عزم حسین احمدؔ سے بپا، ہنگامہ گیر و دار یہاں
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے، باطل کے لئے تلوار یہاں
رومیؔ کی غزل، رازیؔ کی نظر، غزالیؔ کی تلقین یہاں
روشن ہے جمالِ انورؔ سے، پیمانہ فخر الدینؔ یہاں
ہر رِند ہے ابراہیمؔ یہاں، ہر میکش ہے اعزازؔ یہاں
رِندانِ ہدیٰ پر کھلتے ہیں تقدیس طلب کے راز یہاں
ہیں کتنے عزیزؔ اس محفل کے، انفاسِ حیات افروز ہمیں
اس سازِ معانی کے نغمے دیتے ہیں یقیں کا سوز ہمیں
طیبہ کی مے مرغوبؔ یہاں، دیتے ہیں سفالِ ہندی میں

Scanned by CamScanner

روشن ہے چراغ نعمانی، اس بزم کمال ہندی میں
خالق نے یہاں ایک تازہ حرم، اس درجہ حسین بنوایا ہے
دل صاف گواہی دیتا ہے، یہ خلد بریں کا سایہ ہے
اس بزم جنوں کے دیوانے، ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے، دیوار چمن سے زنداں تک
سو بار سنوارا ہے ہم نے، اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو
جو صبح ازل تک گونجی تھی، فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں، گلشن کے لئے اعجاز ہیں ہم
اس برق تجلی نے سمجھا، پروانہ شمع نور ہمیں
یہ وادئ ایمن دیتی ہے، تعلیم کلیم طور ہمیں
دریائے طلب ہوجاتا ہے، ہر میکش کا پایاب یہاں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں، مے نوشی کے آداب یہاں
بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہوجاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی، ہر سمت عیاں ہوجاتی ہے
امدادؔ و رشیدؔ و اشرفؔ کا یہ قلزم عرفاں پھیلے گا
یہ شجرۂ طیبؔ پھلا ہے، تا وسعت امکاں پھیلے گا
خورشید یہ دین احمدؐ کا، عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے، یہ نور برابر چمکے گا
یوں سینہ گیتی پر روشن، اسلاف کا یہ کردار رہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم، سینے میں دل بیدار رہے

☆☆☆

ترانہ دار العلوم وقف دیوبند

نتیجہ فکر: مولانا رئیس کاشف بھوجپوری

یہ مرکز علم قرآنی، سرچشمہ فکر ایمانی
ہر صبح یہاں کی کیف آگیں، ہر شام ہے جس کی رحمانی
یہ گلشن دین احمد کی ہے بادِ نسیم روح افزا
آغوش میں جس کے کھلتے ہیں، اسرارِ علوم ربانی
انوارِ ولی اللہی سے ہر شمع یہاں کی روشن ہے
ہر گام اُجالا جس کا ہے، ہر سمت ہے جس کی تابانی
یہ علم نبی کا پودا، جو مرہونِ حضرت قاسمؒ ہے
ممنون رشیدؒ وعابدؒ ہے، یہ فضل بہار یزدانی
محمودؒ، حبیبؒ واشرفؒ ہیں، جس کے نگیں تابندہ
اور جس کے جمالِ انورؒ سے، یہ بزم ہے ساری نورانی
سالم ہیں یہاں پر سایہ فگن، اسلم یہاں کی پاک فضا
ہر وقت فرشتے کرتے ہیں، اس گلشن دین کی نگرانی
نازاں ہے چمن کا ہر بلبل، اس نطق وبیانِ انظرؒ پر
شعلوں کی لپک شبنم کی نمی، تقریر ہے جس کی برہانی
خورشید علوم دین سے یہاں، ہر صبح منور ہوتی ہے
ہر شام یہاں پر ہوتی ہے، تقسیم نعیم یزدانی
فطرت ہے سعیدؒ ان غنچوں کی، چٹکیں گے کھلیں گے مہکیں گے
خوشبو یہ جہاں تک پھیلے گی ہو جائے گی حق کی سلطانی
ہر دم ہے بپا یہاں دیوانوں میں، بس عزم وعمل کا ہنگامہ

ہمت ہے اٹھے جرأت سے بڑھے باطل کی کوئی ہو طغیانی
میخانہ فیض قاسم کا، جاری یہ ہمیشہ دور رہے
ہیں طیب و طاہر ساقی جس کے اور جس کا نشہ ہے روحانی
ظلمت کی گھنی ہم چھاؤں میں اسلام کی شمع جلائیں گے
ہے کاشف راز اسلامی، یہ مرکز علم روحانی

ترانہ جامعۃ الامام محمد أنور، دیو بند

از:.........مولانا ریاست علی صاحب ظفر بجنوری (استاذ دار العلوم دیو بند)

یہ علم کی وادئ سینا ہے، مانند کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلووں سے، سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم
اس شمع صداقت نے سمجھا، پروانہ حق آگاہ ہمیں
شیدائی حکمت کہتا ہے، یہ جامعہ انور شاہ ہمیں
رندانِ ہدی دوہراتے ہیں، ہر صبح یہاں پیمانِ ازل
سانچے میں زبانِ انظر کے، ڈھلتی ہے یہاں صہبائے غزل
اندازِ بیاں مدہوشی کے، اسرار نہاں خاموشی کے
رندوں کو سکھائے جاتے ہیں، آداب یہاں خونوشی کے
ٹکسال ہے علم و فن کی یہاں، معروف کے سکے ڈھلتے ہیں
اس سازِ یقیں کے تاروں پر، احسان کے دیپک جلتے ہیں
اللہ کرے، اس شمع حرم، سے سارا زمانہ روشن ہو
مشکوٰۃ نبوت کی ضو سے، ہر وادی، وادئ ایمن ہو
یہ علم کی وادئ سینا ہے، مانند کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلووں سے، سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم

ترانہ مظاہر علوم سہارن پور

نتیجہ فکر: مولانا واصف نظامی مظاہریؒ

یہ علم و ہنر کا گہوارہ یہ رشد و ہدایت کا مخزن
ضو باریٔ نور احمد سے ہے اس کا ہر ایک ذرّہ روشن
تاریخ مظاہر کیا کہئے شفاف ہے مثلِ آئینہ
تنویر حرم کے پرتو سے معمور ہوا اس کا سینہ
اس مرکز دین و دانش میں خورشید یقیں کے ڈھلتے ہیں
اس محفل علم و عرفاں میں تقدیس کے ساغر چلتے ہیں
ابھرا تھا جو ارضِ بطحا سے ہے گونج اس نغمے کی یہاں
جو غارِ حرا میں چمکا تھا ہے آنچ اسی شعلے کی یہاں
ہر غنچہ و گل نے پائی ہے توحید و رسالت کی خوشبو
فطرت کی سحر انگیزی نے پھونکا ہے تصوف کا جادو
ہے بزم ولی اللّٰہی سا انداز حسیں اس محفل میں
اسرار و حکم ذہنوں پہ کھلے اس رشد و عمل کی منزل میں
تعلیم حدیث و قرآن سے آئین ہیں سیرت سازی کے
اطوار یہاں ہیں رومی کے انداز یہاں ہیں رازی کے
صدیقی صفا، عثمانی حیا، اور سوزِ بلالی ہے اس میں
تقویٰ و طہارت نعمانی، تلقین غزالی ہے اس میں
خوش بخت سعادت نے رکھی بنیاد حسین اس مخزن کی
پھر مظہرؒ و احمدؒ نے اس کو دولت بخشی علم و فن کی
امدادؒ و رحیمؒ و قادرؒ کا ہے خانقہی انداز یہاں
کھلتا ہے رشیدؒ و اشرفؒ کے ہر علم و عمل کا راز یہاں

Scanned by CamScanner

یوں ہی سدا اس باغ پہ فضلِ رحمانی
ہے اور رہے گا
عبدالرحمن و ظفر نے بھی فرمائی ہے اس کی نگرانی
گلزار کھلا کے وحدت کے وہ مردِ جلیل اس میں گزرا
اصنام جہالت توڑے ہیں جس نے وہ خلیل اس میں گزرا
اس باغ میں لطفِ لطفی سے ہر گل نے لطافت پائی ہے
غنچوں نے سعیدی شفقت سے کھلنے کی سعادت پائی ہے
ضو علم ولیاقت کی پھیلی اور جہل داوں سے محو ہوا
صدیق سا مستانہ دیکھو یہاں آ کے امام النحو ہوا
فیضانِ نگاہِ اسعدؔ سے سب ساغر باطل ٹوٹ گئے
اور بادۂ علم و عرفاں کے اس بزم میں سوتے پھوٹ گئے
ساقی ہے یہاں کا زکریاؔ یہ بزم وہ بزمِ عرفاں ہے
جو علم حدیثِ نبوی کا اک ماہرِ و شیخِ دوراں ہے
الیاس و محمد یوسف اور انعام کی آنکھوں کا تارا
ایوب کو بھی ہے دل سے سوا، محمود کو ہے جاں سے پیارا
اب مفتی ظفرؔ کے دم سے آیا ہے نکھار اس گلشن میں
شاداب ہے ہر اک غنچہ و گل ہے تازہ بہار اس گلشن میں
عالم بھی یہاں، عامل بھی یہاں، عابد بھی یہاں، زاہد بھی یہاں
بے باک مناظر بھی ہیں یہاں، شاعر بھی یہاں، ناقد بھی یہاں
یہ مادرِ علمی ہے واصفؔ ہم پر ہے بڑا احسان اس کا
ہر گوشۂ عالم میں پھیلا پھیلے گا سدا فیضان اس کا
جاری رہے یہ سر چشمہ دیں، قرآن کی تجلی کا دھارا
تابندہ رہے، رخشندہ رہے، یہ نورِ ہدیٰ کا مینارا
یہ گلشن دینِ مصطفوی دنیا میں یوں ہی شاداب رہے
اس قلزمِ نورِ یزداں سے تا حشر جہاں سیراب رہے

Scanned by CamScanner

ہندستان ہوں میں

از : جناب ندیم نیر کانپوری

ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں، لکھنؤ گال کا تل
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

غیروں کا کیا ذکر کروں میں، اپنوں نے بھی لوٹا
میری آنکھ سے آنسو چھلکے، دل کا درپن ٹوٹا
زخم ملے جیون کو اتنے، میرا ہنسنا چھوٹا
میرا جیون اور مرلی میری تان
میرا دکھ ہے یہ، سب کے لئے دے کر جان
خود بے جان ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

اب تو لوگوں نے سمجھا ہے راجنیتی کو دھندا
کر کے گھوٹالے کر لیتے ہیں اپنا دامن گندا
ڈال رکھا ہے دھرم کی گردن پر نفرت کا پھندا
لاشوں کی قیمت پر، بکتے ہیں مذہب
ڈاکو بن کے مجھ کو، اب لوٹ رہے ہیں سب
ایک دوکان ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں، لکھنؤ گال کا تل

Scanned by CamScanner

ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

آزادی سے پہلے یہاں پر، سب تھے بھائی بھائی
آزادی کے آتے ہی یہاں، نفرت کی آندھی آئی
فرقہ پرستی کے نعروں نے اب کے آگ لگائی
ٹوٹے میرے سپنے اور پھوٹے میرے بھاگ
مجھ کو ڈستے ہیں دلی کے سیاسی ناگ
پریشان ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

ممبئ میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں، لکھنؤ گال کا تل
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

الجھن سے تھی میری ڈوری، چِنتا سے چھٹکارا
کم ہوتا تھا اپنی گلی میں رات کو بھی اندھیارا
پہلے سہانی رات یہاں تھی، دن تھا پیارا پیارا
کل تک میرے سر پر تھا پھولوں والا تاج
کچھ لوگوں نے میرا، وہ حال کیا ہے آج
ریگستان ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

ممبئ میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں، لکھنؤ گال کا تل
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

چھلنی کر گئی گاندھی جی کے سینے کو جس کی گولی

Scanned by CamScanner

میری بھگتی کا دعویٰ کرتی ہے آج وہ ٹولی
دھک دھک کرتا ہے دل میرا، سن کر ان کی بولی
جو غدار تھے میرے، بنتے ہیں وفادار
اور میرے وفاداروں کو، کہتے ہیں غدار
یوں حیران ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں، لکھنؤ گال کا تل
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

ABDUSSAMAD RASHIDI
Khera Afgan

پُرشکوہ قومی ترانہ

از:........شاعر اسلام حضرت مولانا قاری احسان محسن صاحب
ناظم اعلیٰ مدرسہ قاسم العلوم کھیسرہ

ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
ہم رہروئے منزل ہیں ہمیں قافلہ سالار

آزادی کی آواز اٹھائی تھی ہمیں نے
اور ریشمی تحریک چلائی تھی ہمیں نے
باپو کی صدا اونچی اٹھائی تھی ہمیں نے
اس ملک کی تقدیر جگائی تھی ہمیں نے

سچ پوچھو تو ہم لوگ ہیں اس ملک کے معمار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

انگریز سے ہم لوگوں نے لڑلڑ کے لڑائی
آزادی بھارت کے لئے جان گنوائی
سینوں پہ ہمیں لوگوں نے گولی بھی تو کھائی
ہر معرکہ دیتا ہے گواہی میرے بھائی

مت بھولو یہ ہے واقعہ ناقابل انکار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

صد پارۂ دامان وطن کس نے سیا ہے
مینار قطب کا یہ بتا کس نے دیا ہے
تعمیر حسین تاج محل کس نے کیا ہے
یہ لال قلعہ ہم نے دیا ہم نے دیا ہے

شاہد ہیں ہمارے کہیں مسجد کہیں مینار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

ہم شاہ ظفر ہیں ہمیں بابر ہمیں اکبر
ہم شوکت و محمود و مدنی ہمیں جوہر
اشفاق ہمیں ہیں ہمیں ٹیپو ہمیں حیدر
دشمن سے رہے برسر پیکار سراسر

ہم ہی ہیں محبانِ وطن قاتلِ وغدار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

کلیر میں بریلی میں ہمیں پاک پٹن میں
سرہند میں دیوبند میں ہمیں تھانہ بھون میں

Scanned by CamScanner

اجمیر میں دہلی میں اودھ اور دکن میں
معروف ہمیں لوگ ہیں تعمیر وطن میں

وابستہ ہمیں سے ہے یہاں عظمت کردار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

تاریخ سے پوچھو میری عظمت کا فسانہ
گایا ہے ہمیں نے سدا بھارت کا ترانہ
کرگل میں بھی ہم لوگ رہے شانہ بشانہ

انصاف سے کہہ دو ہے یہاں کون وفادار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

سچ بولو کہ اندرا جی کی ہتیا کیا کس نے
راجیو کو بھی بم سے اڑایا بتا کس نے
نہرو پہ بھی پستول چلایا بھلا کس نے
باپو کا ہوا قتل تو آخر کیا کس نے

یہ کس نے کیا گرم یہاں ظلم کا بازار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

ہم لوگ مسلمان ہیں پابند شریعت
اللہ نے بخشی ہے ہمیں حسن بصیرت
اسلام کا پیغام ہے پیغام اخوت
ہم اہل وطن سے نہیں رکھتے ہیں کدورت

محسنؔ ہیں ہمیں ملک کی تاریخ کے شہکار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

Scanned by CamScanner

ایک سوایک غزلیں

انتخاب و ترتیب : محمد فیصل عثمانی دیوبندی

اس کتاب میں اردو ادب کے قدیم وجدید نامور شعرا کی وہ مشہور معروف پسندیدہ غزلیں یکجا کردی گئی ہیں، جو قارئین کی نگاہوں کا محرک بنی ہوئیں ہیں۔ اردوداں طبقہ میں اہل علم وفن حضرات نے ان غزلوں کو بڑی اہمیت وافادیت کا حامل سمجھا ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں دوسری خصوصی صفت یہ ہے کہ اردوادب کی ان عظیم الشان شخصیتوں اور شہرۂ آفاق قلم کاروں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی علمی، ادبی اور ملی خدمات نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا اعلیٰ پیمانے پر منوایا ہے، اردو شعروسخن کو اپنے رشحاتِ قلم کے ذریعہ بین الاقوامی سطح پر لاکر روشن، تابناک اور مستحکم بنایا ہے۔ عہد قدیم سے عہد حاضر کے ادیبوں وصحافیوں اور شاعروں کی ولادت، وفات کی تاریخیں بھی لکھی ہیں، اور وہ جن ماہناموں وروزناموں کے مدیر ونگراں رہے ہیں ان کا نام بھی درج کردیا گیا ہے۔ پورے استحکام کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ تاریخ سے واقفیت اور اردو شاعری سے انسیت رکھنے والوں کے لئے ایک دلچسپ اور معلومات کتاب معروضِ ظہور میں آئی ہے۔ اہل علم ودانشور حضرات نے اس مجموعہ پر اپنی رائے تحریر فرمائی ہے۔

قیمت: -/100 روپے

مکتبہ کریمیہ دیوبند
Mobile: 09358391907

pentone
Rs. 50.00

Scanned by CamScanner